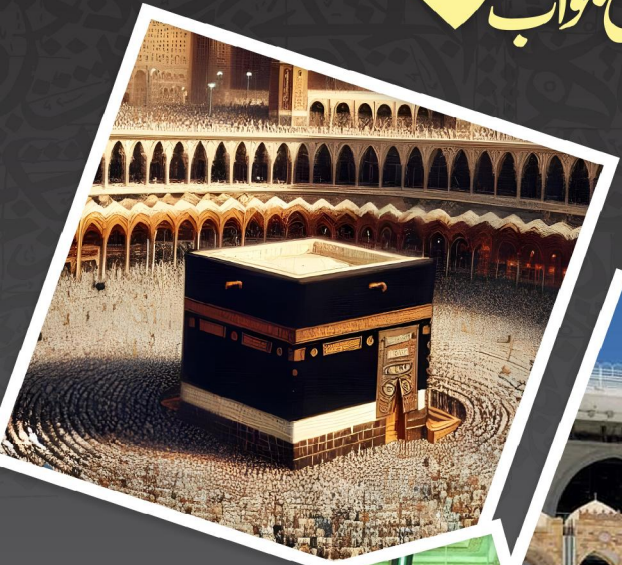
ماہنامہ
خواتین

اسلامی بہنوں کے لئے عمرہ کے سفر کو آسان بنانے والی تحریر

عمرہ

کے بارے میں سوال جواب

(برائے خواتین)







اسلامی بہنوں کے لئے عمرہ کے سفر کو آسان بنانے والی تحریر

عمرہ کے بارے میں سوال جواب

(برائے خواتین)

پیش کش

شعبہ ماہنامہ خواتین

مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے لیجیے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا:

دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، 1/40، دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجیے)

نام کتاب: عمرہ کے بارے میں سوال جواب (برائے خواتین)

مؤلفہ: بنتِ منصور مدنیہ عطاریہ

نظر ثانی و فائنل: چیف ایڈیٹر (شعبہ ماہنامہ خواتین)

صفحات: 100

اشاعتِ اول: اکتوبر 2025

شعبہ ماہنامہ خواتین

مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
فہرست	3	مقامِ مُلتزم پر حاضری	14
پیش لفظ	5	آبِ زم زم کی جانب متوجہ ہوں!	16
عمرے کا مختصر طریقہ	7	آبِ زم زم پیتے وقت دعا مانگنے کا طریقہ	16
عمرہ کا مختصر طریقہ	8	صفاومروہ کی سعی	17
احرام	8	دیکھا دیکھی میں کچھ اختیار نا کریں!	18
طواف	8	کوہِ صفا کی دعا	18
استلام کا طریقہ	9	صفا/مروہ سے اترنے کی دعا	19
طواف کے سات چکر	9	سعی کے نوافل	20
پہلے چکر کی دعا	9	بالوں کی تقصیر	21
دوسرا چکر	10	**مسائلِ عمرہ(سوالاًجواباً)**	**23**
تیسرے چکر کی دعا	11	مسائلِ عمرہ	24
چوتھے چکر کی دعا	11	شرعی سفر کے احکام	24
پانچویں چکر کی دعا	11	**احرام**	**28**
چھٹے چکر کی دعا	12	احرام کی نیت	30
ساتویں چکر کی دعا	12	احرام کے نوافل	32
طواف کے نوافل	13	حل، حرم اور میقات سے متعلق چند اہم باتیں	33
مقامِ ابراہیم پر نماز ادا کرنے والیوں کے مختلف انداز	13	احرام کی پابندیوں سے متعلق کچھ اہم باتیں	36
		بالوں اور کھال سے متعلق اہم باتیں	38

ناخن تراشنے سے متعلق اہم باتیں	40	سعی	72
منہ ڈھانپنے سے متعلق اہم باتیں	42	سعی میں طہارت سے متعلق اہم باتیں	74
خوشبو و تیل کے استعمال سے متعلق اہم باتیں	45	تقصیر	75
		عمرہ سے متعلق متفرق سوال جواب	**79**
طواف	**49**	عمرہ سے متعلق چند اہم مسائل	80
طواف کے پھیروں سے متعلق اہم باتیں	51	عمرہ ایصالِ ثواب کرنا یا کسی زندہ کے نام پر ادا کرنا	82
طواف میں وضو، جنابت اور حیض و استحاضہ سے متعلق اہم باتیں	54	**حاضری مدینہ سے متعلق سوال جواب**	**85**
دورانِ طواف کپڑے پاک ہونے کے مسائل	58	مدینے پاک سے متعلق مسائل	86
		جرائم اور ان کے کفارے	**89**
دورانِ طواف حجاب وغیرہ کھل جانے سے متعلق اہم باتیں	59	جرائم اور ان کے کفارے	90
		جُرمِ غیر اختیاری کی تعریف:	91
دورانِ طواف کچھ پڑھنے سے متعلق اہم باتیں	60	جرمِ غیر اختیاری میں ملنے والی دم کے متعلق رعایتیں	91
پیدل یا سواری پر طواف کرنے سے متعلق اہم باتیں	63	جرمِ غیر اختیاری میں صدقے کے متعلق ملنے والی رعایت	92
استلام کے متعلق مسائل	64	دم کے متعلق سوال جواب	92
طواف کے نوافل	64	صدقوں کے متعلق سوال جواب	96
آبِ زم زم	67	اللہ سے ڈریئے!	97
سعی	**71**	ماخذ و مراجع	98

پیش لفظ

دل کی گہرائیوں سے اُبھرنے والی ایک پُرنور صدا:

لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْك!

یہ صرف الفاظ نہیں، بلکہ روح کی اُس پکار کا نام ہے جو بندگی کے عزم کے ساتھ عرش کی سمت بلند ہوتی ہے۔ جب یہ صدا کسی کے دل سے نکلتی ہے تو اُس کا باطن پاکیزگی، محبت اور ایمان کی خوشبو سے مہک اٹھتا ہے۔ بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے سفر حج کا ہو یا عمرہ کا، ہر ایک مسلمان کے دل کی خواہش ہے، یہ سفر محض جسمانی مشقت ہی کا نام نہیں، بلکہ روحانی بیداری اور دل کی گہرائیوں میں اُتر جانے والا ایک پاکیزہ تجربہ بھی ہے۔ یہ سفر بندے کو اُس کے رب سے قریب کرتا ہے، خودی کو مٹا کر عبدیت کا مفہوم سکھاتا ہے اور دل میں وہ سکون پیدا کرتا ہے جو دنیا کے کسی گوشے میں میسر نہیں۔ چنانچہ،

یہ مختصر مگر جامع رسالہ ان اسلامی بہنوں کے لیے ترتیب دیا گیا ہے جو ربِّ کعبہ کی حاضری کی تمنا رکھتی ہیں۔ اس میں عمرہ کے تمام مراحل — احرام کی نیت سے لے کر طواف، سعی، دعا اور تقصیر تک — نہایت سادہ اور مؤثر انداز میں سوال و جواب کی صورت میں بیان کیے گئے ہیں، تاکہ ہر اسلامی بہن آسانی سے سمجھ سکے اور عمل میں سہولت پائے۔

یہ رسالہ محض معلومات فراہم نہیں کرتا، بلکہ خواتین کے لیے ایک مکمل رہنمائے سفر ہے جو عمرہ کی ادائیگی کو علم، یقین اور روحانیت کے ساتھ جوڑتا ہے۔ اس میں درج ہر سوال اور اس کا جواب نہ صرف مناسکِ عمرہ کے طریقوں سے آگاہ کرتا ہے بلکہ اُن لطیف احکام و آداب کی بھی یاد دہانی کراتا ہے جن سے عبادت کا حسن اور قبولیت وابستہ ہے۔ کیونکہ اس

میں بتایا گیا ہے کہ حرم کی حاضری صرف ظاہری تیاری یا سفر کی آسانی سے نہیں، بلکہ دل کی طہارت، نیت کی صفائی اور آدابِ عبادت کی پاسداری سے حاصل ہوتی ہے۔ اس رسالے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صرف طریقہ نہیں، بلکہ ہر مرحلے کی شرعی حدود، فقہی احتیاطیں اور عملی مثالیں بھی واضح کی گئی ہیں، تاکہ ہر اسلامی بہن علمِ صحیح کے ساتھ عبادت انجام دے اور کسی لغزش یا غفلت سے بچی رہے۔ چنانچہ اسی مقصد کے تحت آخر میں **جرائمِ احرام اور اُن کے کفاروں** کی تفصیل بھی شامل کی گئی ہے، تاکہ اگر کسی سے لاعلمی یا بھول چوک سے کوئی خلافِ شرع عمل سرزد ہو جائے تو وہ اس کا کفارہ ادا کر کے اپنے عمرے کو کامل اور درست بنا سکے۔ اس طرح یہ رسالہ صرف رہنما تحریر ہی نہیں بلکہ اصلاح، حفاظتِ عمل اور قربِ الٰہی کا ایک مکمل زادِ راہ ہے۔ جہاں ہر قدم علم کے نور سے روشن ہو، ہر دعا یقین سے لبریز ہو اور ہر سانس اُس کے ذکر سے معطر ہو۔

اللہ ربّ العزت سے دعا ہے کہ اس عاجزانہ کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے خواتین کے لیے باعثِ ہدایت، ذریعۂ قرب، اور ذریعۂ مغفرت بنائے۔ جو بھی اسے پڑھے، وہ نہ صرف مناسکِ عمرہ کی معرفت حاصل کرے بلکہ اُس کے دل میں بیت اللہ کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت کی پیروی کا جذبہ تازہ ہو جائے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ هَذَا الْعَمَلَ خَالِصًا لِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَانْفَعْ بِهِ كُلَّ مَنْ قَرَأَهُ أَوْ بَلَغَهُ، وَاجْعَلْهُ سَبَبًا لِرِضَاكَ وَنَيْلِ مَغْفِرَتِكَ۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

چیف ایڈیٹر

شعبہ ماہنامہ خواتین (دعوتِ اسلامی)

عمرے کا مختصر طریقہ

عمرہ کا مختصر طریقہ

احرام

آفاقی یعنی میقات کی حدود کے باہر سے آنے والی، میقات سے اور مکے میں پہنچ کر دوبارہ عمرہ کرنے کا ارادہ کرنے والی، حدودِ حرم کے باہر سے مثلاً مسجدِ عائشہ سے احرام باندھے، پاک صاف ہو کر غسل کرکے، ناخن وغیرہ کاٹ کر احرام کی نیت کرے۔ عُمرے کی اِس طرح نیّت کرے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَ تَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ وَ اَعِنِّیۡ عَلَیۡھَا وَ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡھَا ط نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ وَ اَحۡرَمۡتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی ط، پھر لبیک پڑھے اور احرام کے نوافل کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرے۔ اب احرام شروع ہو چکا، احرام کی پابندیوں کا لحاظ رکھتے ہوئے لبیک کی کثرت کرے۔ لبیک کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّیۡکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ ط لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ ط اِنَّ الۡحَمۡدَ وَ النِّعۡمَۃَ لَکَ وَ الۡمُلۡکَ ط لَا شَرِیۡکَ لَکَ۔ (1)

طواف

مکہ پہنچ کر عمرہ کرنے سے پہلے تمام حاجاتِ طبعی مثلاً کھانا کھانا، واش روم جانا، آرام کر لینا وغیرہ حسبِ حال فارغ ہو کر مسجد الحرام پہنچ جائے اور نفلی اعتکاف کی نیت کر لے۔ اعتکاف کی نیت کے الفاظ یہ ہیں: نَوَیۡتُ سنت الۡاِعۡتِکَافِ ط۔ اب مطاف میں داخل ہوں اور حجرِ اسود کے قریب اس کی سیدھ میں اس طرح آ جائے کہ حجرِ اسود اس کی سیدھی جانب ہو۔ اب لبیک پڑھنا بند کر دے اور طواف کی یوں نیت کرے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡحَرَامِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ ط۔ اس کے بعد حجرِ اسود کی جانب اتنا چلے کہ

(1) لباب الاحیاء، ص90

حجرِ اسود عین سیدھ میں آجائے۔(اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ کعبے کے جس کونے پر حجرِ اسود نصب ہے صرف اسی کونے پر اوپر تک اللہُ اکبر لکھا ہوا ہے۔)

استلام کا طریقہ

اب یوں استلام کرے کہ دونوں ہاتھ کندھوں تک اس طرح اٹھائے کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط۔ پھر دونوں ہاتھوں کو چوم لے۔

طواف کے سات چکر

اب یہ کہتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف چہرہ کئے سیدھے ہاتھ کی طرف تھوڑا سا مڑے اور یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَ اتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط جب حجرِ اسود سامنے نہ رہے تو فوراً اس طرح سیدھی ہو جائے کہ کعبہ شریف آپ کے الٹے ہاتھ کی طرف رہے۔ رش سے دور ہو کر چلے کہ دھکّا لگے نہ نامحرم سے بدن مس ہو۔

پہلے چکر کی دعا

پہلے چکر میں چلتے چلتے درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَ وَفَآءً بِعَھْدِکَ وَ اتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ وَ الْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ

وَ النَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ ط

رکنِ یمانی پہنچنے تک دعا مکمل کر لے، تین کونوں کا طواف ہو چکا اور اب چوتھے کونے رکنِ اسود کی طرف بڑھتے ہوئے دعائیں کرے کہ یہ دیوارِ مستجاب ہے، یہاں دعا پر ستر ہزار فرشتے آمین کہنے کے لئے مقرر ہیں، جو بھی چاہے دعائیں کرے، اپنے، مرشد، اساتذہ، والدین اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائیں کرے، نیز یہ قرآنی دعا بھی پڑھ لے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (پ2، البقرۃ: 201) حجرِ اسود کے قریب پہنچ کر پہلا چکر پورا ہوا۔

دوسرا چکر

پہلے کی طرح حجرِ اسود کی سیدھ میں آکر اس کی طرف منہ کرے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر وہی استلام کی دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط۔ اب پہلے کی طرح ہاتھ سے اشارہ کر کے اسے چوم لے۔ پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوڑا سا سیدھے ہاتھ کی جانب سرکے۔ جب حجرِ اسود سامنے نہ رہے تو فوراً اُسی طرح کعبہ شریف کو الٹے ہاتھ کی طرف لئے طواف میں مشغول ہو جائے اور درودِ پاک پڑھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُكَ وَ الْحَرَمَ حَرَمُكَ وَ الْاَمْنَ اَمْنُكَ وَ الْعَبْدَ عَبْدُكَ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ھٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ط فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَ بَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ ط اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ کَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ وَ اجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ط اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ط۔

رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے ہی دعا مکمل کر لے، نا محرم مردوں سے بچتے ہوئے حجرِ

اسود کی طرف بڑھے، اب درود شریف پڑھ کر یہ دعائے قرآنی پڑھے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (پ2، البقرۃ:201)

اب حجرِ اسود پر پہنچ کر دوسرا چکر بھی مکمل ہو گیا۔ اسی طرح باقی چکر بھی مکمل کرے، البتہ! ہر چکر میں جو دعا پڑھی جاتی ہے، وہ ذیل میں مذکور ہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط۔

تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَ الشِّرْكِ وَ النِّفَاقِ وَ الشِّقَاقِ وَ سُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَ سُوْٓءِ الْمَنْظَرِ وَ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَهْلِ وَ الْوَلَدِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ ط۔

چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عُمْرَةً مَّبْرُوْرَةً وَّ سَعْیًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْۢبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ط یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّ الْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَآئِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ ط۔

پانچویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَ لَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهُكَ وَ

اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْئَةً مَّرِیْئَةً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِمَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ نَعِیْمَهَا وَ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط ۔

چھٹے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیَّ حُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ وَ حُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِیْ وَ مَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّیْ وَ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ بِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِیَتِكَ وَ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَیْتَكَ عَظِیْمٌ وَ وَجْهَكَ كَرِیْمٌ وَّ اَنْتَ یَا اَللّٰهُ حَلِیْمٌ كَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ط ۔

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا كَامِلًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاكِرًا وَّ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَ رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ط رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ط ۔

ساتویں چکر میں حجرِ اسود پر پہنچ کر سات پھیرے مکمل ہو گئے، مگر آٹھویں بار پہلے کی طرح استلام کرے اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھے کہ جب بھی طواف کیا جائے تو اس میں سات پھیرے اور استلام آٹھ ہوتے ہیں۔

طواف کے نوافل

اب مقامِ ابراہیم کی سمت میں یا پھر مسجدِ حرام میں جہاں بھی جگہ ملے اگر وقتِ مکروہ نہ ہوں تو دو رکعت نمازِ طواف ادا کرے۔ نمازِ طواف کے لئے سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے فوراً بعد نماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب بھی پڑھے گی ادا ہی ہے مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی۔[1] پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون (قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) اور دوسری میں سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) شریف پڑھے، یہ نماز واجب ہے اور کوئی مجبوری نہ ہو تو طواف کے فوراً بعد پڑھنا سنت ہے۔ اگر وقتِ مکروہ داخل ہو گیا ہو تو بعد میں ضرور پڑھے۔

مقامِ ابراہیم پر نماز ادا کرنے والیوں کے مختلف انداز

عورتیں بھی بھیڑ میں گرتے پڑتے زبردستی مقامِ ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ بعض تو نماز پڑھانے کے لئے ہاتھوں کا حلقہ (گول دائرہ) بنا کر راستہ گھیر لیتی ہیں اور طواف کرنے والوں کو آزمائش میں مبتلا کرنے کے ساتھ خود بھی آزمائش میں مبتلا ہوتی ہیں، انہیں چاہیے کہ ایسی بھیڑ، دھکم پیل والی اور نامحرموں کے ہجوم والی جگہ سے دور ہو کر نمازِ طواف ادا کریں، تاکہ طواف کرنے والوں کو بھی آزمائش نہ ہو اور خود کو بھی دھکے نہ لگیں۔ مقامِ ابراہیم کے بعد اس نماز کی ادائیگی کے لئے سب سے افضل کعبہ شریف کے اندر پڑھنا ہے، پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے، اس کے بعد حطیم میں کسی بھی جگہ، پھر کعبہ شریف سے قریب تر جگہ میں، پھر مسجد الحرام میں کسی بھی جگہ، پھر

[1] رفیق المعتمرین، ص26۔ بہار شریعت، 1/1103، حصہ:6

حرمِ مکہ کے اندر جہاں بھی ہو۔[1]

مقامِ ابراہیم پر رَش کے سبب مَردوں سے جسم چھونے یا ٹکراؤ اور اختلاط کا اندیشہ ہو تو طواف کے نوافل کے متعلق عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ یہ نوافل مقامِ ابراہیم پر ادا نہ کرے، بلکہ ایسی جگہ ادا کرے جہاں مَردوں سے ٹکراؤ اور مس کا اندیشہ نہ ہو۔ البتہ! اگر مقامِ ابراہیم پر مَردوں سے ممنوع اختلاط کا خدشہ نہ ہو تو عورت کے لئے بھی مستحب یہی ہے کہ مقامِ ابراہیم پر نفل ادا کرے۔[2]

مقامِ ابراہیم پر دو رکعت پڑھ کر دعا مانگے کہ حدیثِ مبارک میں ہے: اللہ پاک فرماتا ہے: جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا، غم دور کروں گا، محتاجی اس سے نکال دوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناچار و مجبور اس کے پاس آئے گی اگرچہ وہ اسے نہ چاہے۔[3] وہ دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَ رِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

مقامِ مُلْتَزَم پر حاضری

کعبہ شریف کے دروازے اور حجرِ اسود کے درمیانی حصے کو مُلْتَزَم کہتے ہیں۔ اس میں

1 لباب المناسک، ص156 ملخصًا۔ رفیق المعتمرین، ص64

2 ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اپریل 2020، ص49

3 تاریخ ابن عساکر، 7/ 431۔ رفیق المعتمرین، ص63

کعبہ شریف کا دروازہ شامل نہیں۔[1] نمازِ طواف و دعا سے فارغ ہو کر مُلْتَزَم کی حاضری مستحب ہے۔ مگر یہ حکم (کہ نمازِ طواف کے بعد مُلْتَزَم پر آنا) اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے جیسے عمرے کے طواف وغیرہ میں اور جس طواف کے بعد سعی نہ ہو مثلاً نفلی طواف یا پھر طوافُ الزیارۃ (جبکہ حج کی سعی سے پہلے ہی فارغ ہو چکی ہو) اس میں نماز سے پہلے مُلْتَزَم پر آئے، پھر مقامِ ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز ادا کرے۔[2] عورتوں کو نا محرم مردوں سے اختلاط اور ہجوم کے سبب مقامِ مُلْتَزَم پر حاضری کے لئے اس میں نہ گھسنا چاہیے۔ بلکہ انہیں چاہیے کہ مُلْتَزَم کی سیدھ میں دور کھڑی ہوں کہ جہاں پر رش نہ ہو اور خوب روتے عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے پُر نم آنکھوں کے ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے اور تمام اُمَّت کے لئے اپنی زبان میں دعا مانگیں کہ یہ مقامِ قبولیتِ دعا ہے۔ یہاں کی ایک دعا یہ ہے: یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا بِهَا عَلَیَّ ط۔ اس کے متعلق حدیثِ مبارک میں ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب میں چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ وہ مُلْتَزَم سے لپٹ کر یہ دعا کر رہے ہیں۔[3] ہو سکے تو درودِ پاک پڑھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ اٰبَآئِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَ الْفَضْلِ وَ الْمَنِّ وَ الْعَطَآءِ وَ الْاِحْسَانِ ط اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ

---

1. رفیق المعتمرین، ص65
2. المسلک المتقسط، ص138
3. المسلک المتقسط، ص139، فتاویٰ رضویہ، 10/742

اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ اَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَ تَضَعَ وِزْرِيْ وَ تُصْلِحَ اَمْرِيْ وَ تُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَ تُنَوِّرَ لِيْ فِيْ قَبْرِيْ وَ تَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَ اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ط اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

آبِ زم زم کی جانب متوجہ ہوں!

نمازِ طواف (اور مُلْتَزَم کی سیدھ میں دعا) کے بعد بابُ الکَعبہ کی سیدھ میں دور رکھے آبِ زَم زَم شریف کے کولروں پر تشریف لے آئے (مگر خیال رہے کہ آبِ زم زم پیتے وقت اعتکاف کی نیت ہونا ضروری ہے) پیتے ہوئے چاہئے کہ اس پانی کا ادب و احترام بجالائے اور اس کے آداب کے مطابق پیے یعنی ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ سے شروع کرے اور پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے، سیدھے ہاتھ سے، کھڑے ہو کر، قبلے کی طرف منہ کر کے، تین سانس میں پیے اور اسے ضائع بھی نہیں کرنا چاہئے۔ بہارِ شریعت میں ہے: آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔[1] اسے خوب پیٹ بھر کر پینا چاہئے کہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: ہمارے اور منافقین کے درمیان فرق یہ ہے کہ وہ زم زم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔[2] بہت ٹھنڈا پانی استعمال نہ کرے، کہیں عبادت میں رکاوٹ کے اسباب نہ پیدا ہو جائیں! نفس کی خواہش کو دباتے ہوئے ایسے کولر سے آبِ زم زم پیے جس پر لکھا ہو: زَمْ زَمْ غَیْرُ مُبَرَّدْ (یعنی غیر ٹھنڈا زم زم۔)

آبِ زم زم پیتے وقت دعا مانگنے کا طریقہ

شارِحِ مسلم شریف حضرت امام نَوَوِی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پس اُس کے لئے

---

1 بہارِ شریعت، 3/384، حصہ: 16

2 ابنِ ماجہ، 3/490، حدیث: 3061۔ رفیق المعتمرین، ص 68

مستحب ہے جو مغفرت یا مرض وغیرہ سے شفا کے لئے آبِ زم زم پینا چاہے کہ قبلہ رُو ہو کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھے، پھر کہے: یا اللہ! مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ تیرے رسول نے فرمایا: آبِ زم زم اس مقصد کے لئے ہے کہ جس کے لئے اسے پیا جائے۔[1] (پھر یوں دعائیں مانگے مثلاً) یا اللہ! میں اسے پیتی ہوں تا کہ تو مجھے بخش دے یا اے اللہ! میں اسے پیتی ہوں اس کے ذریعے اپنے مرض سے شفا چاہتے ہوئے، اے اللہ! پس تو مجھے شفا عطا فرما دے" اور اس کی مثل (یعنی حسبِ ضرورت اسی طرح مختلف دعائیں کرے۔)[2] آبِ زم زم پی کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ط۔

صفا و مروہ کی سعی

اگر کوئی مجبوری یا تھکن وغیرہ نہ ہو تو ابھی ورنہ آرام کر کے صفا و مروہ کی سَعْی کے لئے تیّار ہو جائے اور سَعْی کے لئے حجرِ اسود کا پہلے ہی کی طرح دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھا کر یہ دعا: بِسْمِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط پڑھ کر استلام کرے۔ اگر نہ ہو سکے تو اس کی طرف منہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ اور درود پڑھتے ہوئے فوراً بابُ الصَّفا پر آئے! کوہِ صفا چونکہ مسجدِ حرام سے باہر واقع ہے اور ہمیشہ مسجد سے باہر نکلتے وقت الٹا پاؤں نکالنا سنت ہے، لہٰذا یہاں بھی پہلے اُلٹا پاؤں نکالے اور حسبِ معمول درود شریف پڑھ کر مسجد سے باہر آنے کی یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَ رَحْمَتِکَ ط۔ اب درود و سلام پڑھتے ہوئے صفا پر اتنا چڑھے کہ کعبۂ مُعَظَّمہ نظر آجائے۔ پھر یہ دعا پڑھے: اَبْدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ

---

1 مسند امام احمد، 23/140، حدیث: 14749

2 کتاب الایضاح فی مناسک الحج، ص 401۔ رفیق المعتمرین، ص 69، 70

شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ (پ2، البقرۃ:158)

دیکھا دیکھی میں کچھ اختیار نا کریں!

صفا پہاڑی پر کسی کی دیکھا دیکھی میں نہ آئے بلکہ دعا کی طرح ہاتھ سینے تک اٹھا کر کعبۂ مُعَظَّمہ کی طرف منہ کئے اتنی دیر تک دعا مانگے جتنی دیر میں سورۃ البقرۃ کی 25 آیات کی تلاوت کی جائے، خوب گڑ گڑا کر اور ہو سکے تو رو رو کر دعا مانگے کہ یہ قبولیت کا مقام ہے۔ اپنے اور تمام جِنّ وانس مسلمانوں کی خیر و بھلائی کے لئے بھی دعا مانگے۔

کوہِ صفا کی دعا

پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَلْھَمَنَا ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَ مَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ اَعَزَّ جُنْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَ لَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ط

(فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾) اَللّٰھُمَّ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَسْئَلُکَ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَ اَنَا مُسْلِمٌ ط سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ وَ تَوَفَّنِیْ

عَلٰی مِلَّتِہٖ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَ یُحِبُّ رَسُوْلَکَ وَ اَنْبِیَآئَکَ وَ مَلٰٓئِکَتَکَ وَ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیَ الْیُسْرٰی وَ جَنِّبْنِیَ الْعُسْرٰی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ سَلَّمَ وَ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ نَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ دِیْنًا قَیِّمًا وَّ نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّۃٍ وَّ نَسْئَلُکَ تَمَامَ الْعَافِیَۃِ وَ نَسْئَلُکَ دَوَامَ الْعَافِیَۃِ وَ نَسْئَلُکَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَۃِ وَ نَسْئَلُکَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَ رِضَا نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ ط اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

دعا مکمل ہوتے ہی ہاتھ چھوڑ دے اور درود شریف پڑھ کر سعی کی نیت اپنے دل میں کرلے مگر زبان سے بھی کہنا بہتر ہے۔

معنی کو ذہن میں رکھتے ہوئے یوں نیت کرے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ط۔[1] اب صفا سے اترتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔ یہی دعا مروہ شریف سے اترتے ہوئے بھی پڑھنی ہے۔

صفا/مروہ سے اترنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ تَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

[1] رفیق المعتمرین، ص80، 81

جب پہلا سبز میل آئے تو مردوں کی دیکھا دیکھی نہ دوڑے۔ بلکہ درمیانی چال چلتے ہوئے یہ دعا پڑھے: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عُمْرَةً مَّبْرُوْرَةً وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ؕ۔

درمیانی چال سے جانبِ مروہ بڑھتی جائے۔ مروہ شریف پر عام لوگوں کو دور اوپر تک چڑھے ہوئے دیکھے تو ان کی نقل مت کرے۔ یہاں پہلی سیڑھی پر چڑھنے بلکہ اس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے بھی مروہ پر چڑھنا ہو گیا۔ یہاں اگرچہ عمارات بن جانے کے سبب کعبہ شریف نظر نہیں آتا مگر کعبۂ مشرَّفہ کی طرف منہ کر کے صفا کی طرح اتنی ہی دیر تک دعا مانگے۔ اب نیت کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ تو پہلے ہو چکی، یہ ایک پھیرا ہوا۔

اب پہلے کی طرح دعا پڑھتے ہوئے مروہ سے صفا کی طرف چلے اور حسبِ معمول مِیلَین اَخضَرَین (یعنی سبز میلوں) کے درمیان چلتے ہوئے وہی دعا پڑھے، صفا پر پہنچ کر دو پھیرے پورے ہوئے۔ اسی طرح صفا اور مروہ کے درمیان چلتے ہوئے ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! آپ کی سعی مکمل ہوئی۔

سعی کے نوافل

پھر ہو سکے تو دو رکعت نمازِ نفل (اگر مکروہ وقت نہ ہو تو) ادا کر لے کہ مستحب ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سعی کے بعد مطاف کے کنارے حجرِ اسود کی سیدھ میں دو نفل ادا فرمائے ہیں۔[1] بسا اوقات لوگ مَسعٰی (سعی کی جگہ) میں ہی نوافل

[1] درمختار وردالمحتار 3/589۔ ابن ماجہ، 3/440، حدیث: 2958۔ رفیق المعتمرین، ص 81 تا 84

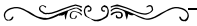
وغیرہ پڑھنے لگتے ہیں۔ چنانچہ یاد رکھئے کہ دورانِ طواف تو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے مگر دورانِ سعی نا جائز۔ ایسے موقع پر رُک کر نمازی کے سلام پھیرنے کا انتظار کر لے۔ ہاں! کسی کو آڑ بنا کر گزر سکتی ہے۔

بالوں کی تقصیر

تقصیر کے معنی ہیں: کم از کم چوتھائی (¼) سر کے بال انگلی کے پورے برابر کٹوانا۔[1] یہ احرام سے نکلنے کے لئے شرط ہے۔[2] اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنی چُٹیا کے سِرے کو انگلی کے گرد لپیٹ کر اُتنا حصہ کاٹ لے، لیکن یہ احتیاط لازمی ہے کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال ایک پَورے کے برابر کٹ جائیں[3] کہ سر میں جو چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں وہ بھی باقی نہ رہ جائیں بلکہ ایک پَورے کے برابر کٹ جائیں۔ بعض نادان قینچی سے دو تین جگہ کے چند بال کاٹ لیا کرتی ہیں، حَنَفِیّوں کے لئے یہ طریقہ غلط ہے اور اس طرح اِحرام کی پابندیاں بھی ختم نہ ہوں گی۔ بال کاٹنے کے بعد اوّل آخر درود شریف کے ساتھ یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَثْبِتْ لِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃً وَّ امْحُ عَنِّیْ بِھَا سَیِّئَۃً وَّ ارْفَعْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ دَرَجَۃً[4] اور تمام اُمّت کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

آپ کو مبارَک ہو! آپ عمرے سے فارغ ہو گئیں۔





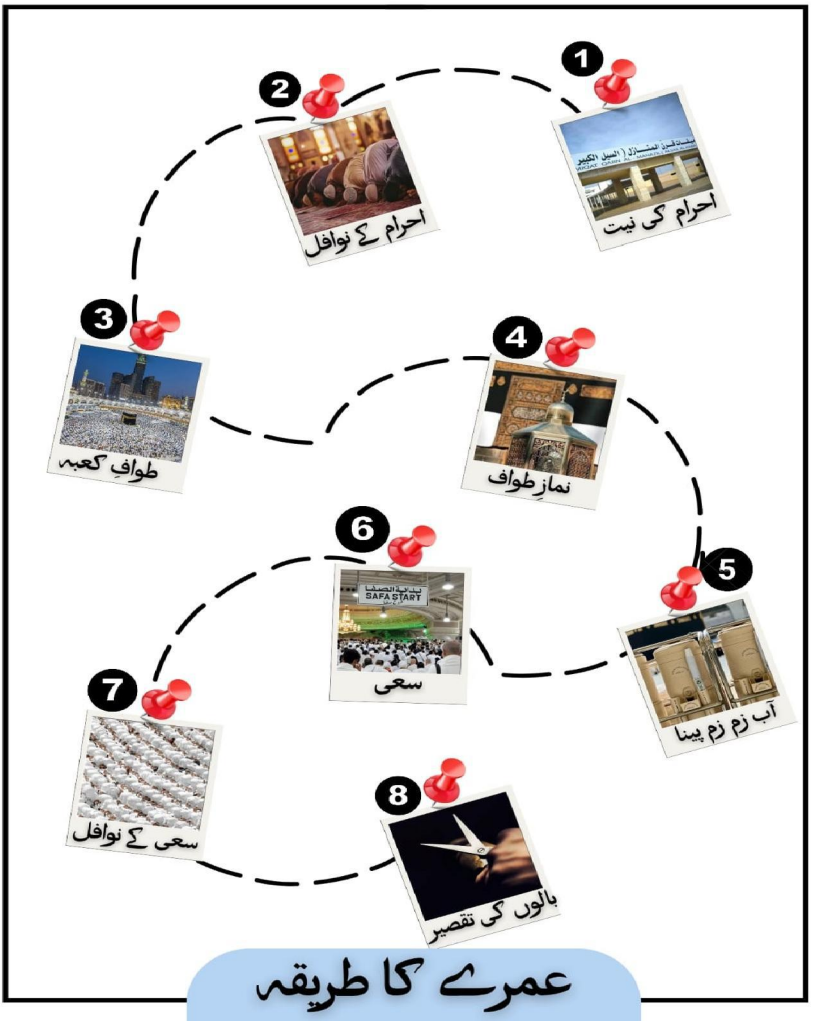
1 فتاویٰ ہندیہ، 1/231

2 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص116۔ المسلک المتقسط، ص70

3 رفیق المعتمرین، ص85

4 احیاء العلوم، 1/343

عمرے کے تمام مراحل کو ذیل کی تصاویر سے بھی سمجھا جاسکتا ہے:



شَرَف مجھ کو عمرے کا مولیٰ دیا ہے کرم مجھ گنہگار پر یہ بڑا ہے

مسائلِ عمرہ (سوالاً جواباً)

مسائلِ عمرہ

عمرہ ایک سعادت ہے اور اس سعادت کے حصول کے لئے ایک عورت کو کن کن مراحل پر کون کون سی باتیں پیشِ نظر رکھنی چاہئیں، پچھلے صفحے پر دی گئی تصویر میں بخوبی دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس تصویر میں اگرچہ کل 8 مراحل دکھائے گئے ہیں، لیکن اگر غور کیا جائے تو عمرہ بنیادی طور پر تین ہی باتوں کا مجموعہ ہے، احرام، طواف اور سعی۔ باقی چیزیں انہی تین کے ضمن میں آجاتی ہیں۔ البتہ! کچھ ایسی باتیں بھی ہیں جن کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے، ان شاء اللہ وہ بھی مرحلہ وار ترتیب سے ذکر کی جائیں گی۔ مثلاً عمرہ کی سعادت پانے کے لئے ایک عورت کو چونکہ سفر بھی کرنا پڑتا ہے، لہٰذا دیگر تفصیلات سے پہلے شرعی سفر سے متعلق احکام کا جاننا لازم وضروری ہے:

شرعی سفر کے احکام

سوال: جو عورتیں عمرہ کرنے جاتی ہیں، کیا وہ شرعی مسافر کہلائیں گی؟

جواب: جو بھی (تین دن یعنی) دورِ حاضر کے مطابق 92 کلو میٹر یا اس سے زائد متصل سفر کے ارادے سے اپنے شہر سے باہر نکلے اس کو شرعی مسافر کہتے ہیں۔[1] البتہ! جس عورت کو عمرہ وغیرہ کے لئے شرعی سفر کرنا پڑے تو اس کے ہمراہ شوہر یا کسی محرم کا ہونا شرط ہے، اس کے بغیر سفر کرنا ناجائز و حرام ہے، خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھی۔ بلکہ خوفِ فتنہ کی وجہ سے تو علما ایک دن کی راہ جانے سے بھی منع کرتے ہیں۔[2]

---

1 فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: 94۔ مسافر کی نماز، ص 3، 4 ملخصاً

2 ماہنامہ فیضان مدینہ اگست 2017، ص 40

سوال: کیا کوئی عورت بغیر محرم کے عمرے پر جاسکتی ہے؟

جواب: اگر عمرے کا سفر شرعی سفر بنتا ہو تو کسی بھی عورت کا بغیر محرم کے عمرے کے لئے جانا جائز نہیں، اگر گئی تو گنہگار ہو گی اور ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔[1]

سوال: عورت 12 سال کے محرم کے ساتھ عمرہ کے سفر پر جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: 12 سال کا لڑکا مراہق ہے اور مراہق یہاں بالغ کے حکم میں ہے، لہٰذا اس بارہ سال کے مراہق لڑکے کے ساتھ عمرہ کے سفر کے لئے جا سکتی ہے۔[2] جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: مراہق یعنی لڑکا جو بالغ ہونے کے قریب ہو بالغ کے حکم میں ہے یعنی مراہق کے ساتھ جاسکتی ہے۔[3]

سوال: کیا جوان عورت جوان داماد کے ساتھ حج یا عمرہ پر جاسکتی ہے؟

جواب: بہ نظر حالاتِ زمانہ و غلبۂ فساد علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے اور جوان ساس کے ساتھ خلوت و سفر بھی اختیار نہ کرے۔ عورت کو چاہیے کہ حتی الامکان اپنے شوہر یا قابلِ اطمینان عاقل، بالغ یا کم از کم مراہق قابلِ اعتماد محرم نسبی (جو نسب کی وجہ سے محرم ہے، اس) کے ساتھ سفر کرے۔[4] جیسا کہ فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: علما نے لکھا ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے۔ یہی حکم خسر (یعنی سسر) اور بہو کا ہے۔[5] نیز **مجلس شرعی کے فیصلے** نامی کتاب میں ہے: بہ نظر حالاتِ

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: HAB:0452
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-991
3. بہارِ شریعت، 1/1045، حصہ: 6
4. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1557
5. فتاویٰ رضویہ شریف، 22/240

زمانہ و غلبۂ فساد یہ فیصلہ کیا گیا کہ ”عورت حتی الامکان اپنے شوہر یا قابلِ اطمینان محرم نسبی کے ساتھ سفر کرے اور جوان ساس اپنے داماد کے ساتھ، اسی طرح بہو اپنے جوان خسر کے ساتھ سفر نہ کرے۔“[1]

سوال: کیا کوئی خاتون اپنے بھانجے داماد (یعنی اپنی بہن کے داماد کے ساتھ) عمرہ کرنے جا سکتی ہے؟

جواب: بہن کا داماد ہونا مَحرم ہونے کا سبب نہیں ہے، لہٰذا اگر مَحرَم ہونے کا کوئی اور سبب نہ پایا جائے تو بہن کے داماد کے ساتھ عمرہ یا کسی سفر پر جانا، ناجائز و گناہ ہے، اگر جائے گی تو عمرہ ہو جائے گا لیکن ہر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔ امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ سفر حج کے آداب شمار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفر حرام ہے، اگر کرے گی حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔[2]

سوال: فی زمانہ دیکھا گیا ہے کہ کئی ٹریول ایجنسیاں اکیلی عورت کا کسی نہ کسی غیر مرد کو مَحرم بنا کر عمرے پر بھیج دیتی ہیں یا بڑی عمر کی خواتین کسی گروپ کے ساتھ چلی جاتی ہیں تو ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ کسی کے لکھ دینے یا کہہ دینے سے کوئی مَحرم بنتا ہے نہ کسی گروپ کے ساتھ جانے سے کوئی حکم تبدیل ہو گا۔ بلکہ عورت کا یہ سفر بغیر محرم کے شمار ہو گا جو ناجائز و حرام ہے، وہ گنہگار ہو گی اور اس کے ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

---

1. مجلس شرعی کے فیصلے، 1/277
2. فتاویٰ رضویہ، 10/726۔ فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT:1374

احرام

اس حصے میں آپ پڑھیں گی:

- خواتین کا احرام
- احرام کی نیت
- احرام کے نوافل
- حل حرم اور میقات سے متعلق سوال جواب
- احرام کی پابندیوں سے متعلق سوال جواب
- بالوں اور کھال سے متعلق اہم باتیں
- منہ ڈھانپنے سے متعلق اہم باتیں
- خوشبو و تیل کے استعمال سے متعلق اہم باتیں

احرام

سوال: احرام سے کیا مراد ہے؟

جواب: احرام کے لفظی معنیٰ ہیں: حرام کرنا، کیونکہ احرام باندھنے والی پر بعض حلال باتیں بھی حرام ہو جاتی ہیں۔[1] اس بات کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ جس طرح نماز میں تکبیرِ تحریمہ کہنے کے بعد نماز کے اعمال کے علاوہ کوئی بات جائز نہیں رہتی، اسی طرح جب احرام کی نیت کر لی جائے تو اس حالت میں کئی جائز امور بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

سوال: کیا احرام کے لئے مردوں کی طرح عورتوں کا بھی کوئی مخصوص لباس ہے؟

جواب: مردوں کے لئے جیسے دو بے سلی چادریں پہننا لازم ہے، اس طرح عورتوں کا کوئی لباس مخصوص نہیں، بلکہ وہ اپنا سلا ہوا عام لباس ہی احرام کی نیت سے پہن سکتی ہے۔

سوال: کیا خصوصی اسکارف جو بازاروں میں ملتے ہیں وہ عمرہ یا حج کے لئے عورتوں کو پہننا لازمی ہے؟

جواب: آج کل اِحرام کے نام پر سِلے سِلائے **اسکارف** بازار میں بکتے ہیں، معلومات کی کمی کی بنا پر اسلامی بہنیں اسی کو احرام سمجھتی ہیں، حالانکہ ایسا نہیں، لہٰذا یہ حسبِ معمول سِلے ہوئے کپڑے پہنیں۔ ہاں! اگر مذکورہ اسکارف کو شَرعاً ضَروری نہ سمجھیں اور ویسے ہی پہننا چاہیں تو منع نہیں۔[2]

---

1. رفیق المعتمرین، ص28
2. رفیق الحرمین، ص84

سوال: احرام کی حالت میں عورتیں دستانے موزے پہن سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: احرام کی حالت میں عورتوں کے لئے دستانے اور موزے پہننے کی اجازت ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1] جیسا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ احرام کی حالت میں اپنی بیٹیوں کو دستانے پہناتے تھے۔[2]

سوال: کیا عورت احرام میں کسی بھی رنگ کا لباس پہن سکتی ہے یا صرف سفید لباس ہی پہننا ضروری ہے؟

جواب: عورت کے لئے احرام میں صرف سفید کپڑے پہننا ضروری نہیں، بلکہ وہ حسبِ معمول اپنے سلے ہوئے کسی بھی رنگ کے کپڑے پہن سکتی ہے۔[3]

سوال: کیا عورت احرام میں مدنی برقع پہن سکتی ہے؟

جواب: احرام میں مدنی برقع پہننے کی اجازت نہیں، البتہ! دستانے اور موزے پہن سکتی ہے، سر بھی ڈھانپ سکتی ہے، مگر چہرے پر چادر نہیں اوڑھ سکتی، البتہ! غیر مردوں سے چہرہ چھپانے کے لئے ہاتھ کا پنکھا یا کوئی کتاب وغیرہ سے ضرورتاً آڑ کر سکتی ہے۔ کیونکہ احرام میں عورتوں کو کسی ایسی چیز سے منہ چھپانا جو چہرے سے چمٹی ہو حرام ہے۔[4]

سوال: احرام پہننے سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے یا وضو بھی کیا جا سکتا ہے؟

جواب: احرام پہننے سے پہلے اچھی طرح مل کر غسل کرنا چاہیے، یہاں تک کہ حیض و نفاس

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2546
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2546۔ المبسوط للسرخسی، الجزء الرابع، 2/141
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1506
4. رفیق المعتمرین، ص 22، 23

والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں۔ لیکن اگر کوئی یہ غسل نہ کرے، صرف وضو کرلے، تب بھی جائز ہے۔[1]

احرام کی نیت

سوال: احرام کی پابندیاں کب شروع ہوتی ہیں؟

جواب: جب تک حج یا عمرے میں سے کسی ایک کی یا دونوں کی ایک ساتھ نیت نہ کریں، احرام کی پابندیاں شروع نہیں ہوتیں۔ نیز نیت کے ساتھ تلبیہ پڑھنا بھی ضروری ہے یا کم از کم جو کلمات تلبیہ کے قائم مقام ہیں وہ پڑھے جائیں۔ جب نیت کے بعد تلبیہ کہا تو حالتِ احرام شروع ہوگئی اور احرام کی پابندیوں کا لحاظ کرنا لازم ہوگیا۔[2]

سوال: کیا احرام کی نیت کے لئے الفاظ مخصوص ہیں؟

جواب: احرام کی نیت کے لئے کوئی خاص الفاظ ہونا ضروری نہیں، اپنی مادری زبان میں اتنا کہہ لینا بھی کافی ہے کہ میں عمرہ یا حج یا دونوں کی نیت کرتی ہوں (یعنی جس کا احرام باندھ رہی ہے، اس کے مطابق الفاظ ادا کرلئے جائیں)۔ اس کے بعد لبیک پڑھ لی جائے تو احرام شروع ہو جاتا ہے۔[3]

کتابوں میں مخصوص الفاظ بھی ذکر ہوئے ہیں، اگر ان کو ادا کرنا چاہیں، عربی میں یا ان کا ترجمہ، تو وہ بھی کہہ سکتی ہیں، مثلاً عمرہ کرنے والی عمرے کے احرام کی نیت اس طرح

---

1. بہارِ شریعت، 1/1071، حصہ:6 ملخصًا
2. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص 191
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2488

کرے گی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَ تَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ وَ اَعِنِّیۡ عَلَیۡھَا وَ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡھَا ط نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ وَ اَحۡرَمۡتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی ط یعنی یا اللہ! میں عمرے کا ارادہ کرتی ہوں، اس کو تو میرے لئے آسان کر دے، اسے میری طرف سے قبول فرما، اسے (ادا کرنے میں) میری مدد فرما اور اسے میرے لئے بابرکت فرما۔ میں نے عمرے کی نیت کی اور اللہ کے لئے اس کا احرام باندھا۔[1]

سوال: احرام کی نیت کے بعد تلبیہ نہ پڑھا یا بھول گئی تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: احرام میں داخل ہونے کی دو بنیادی شرطیں ہیں: نیت کرنا اور تلبیہ کہنا یا اس کے قائم مقام ذکرُ اللہ کرنا، اگر ان میں سے کوئی ایک چیز نہ پائی جائے تو احرام میں داخل نہ ہوں گی اور عمرہ بھی نہیں ہو گا۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: تنہا نیت کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔[2]

سوال: کسی کو "لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْك" یاد نا ہو تو وہ کچھ اور (جیسے تیسرا کلمہ) پڑھ سکتی ہے؟

جواب: احرام کی نیت کے ساتھ زبان سے وہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے، جس میں اللہ پاک کی تعظیم ہو، اب خواہ کلماتِ لبیک ہوں یا کچھ اور، مثلاً: سُبْحٰنَ اللہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا اللہُ اکبر یا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ البتہ! لبیک کہنا سنت ہے اور اس کے علاوہ دیگر اوقات میں لبیک کہنا مستحب ہے۔ لہٰذا اس صورت میں احرام کی نیت کے وقت تیسرا کلمہ پڑھنے سے مُحرِمہ ہو جائے

---

1. رفیق الحرمین، 72
2. بہارِ شریعت، 1/1074، حصہ: 6

گی۔ البتہ سنت یہ ہے کہ وہ لبیک پڑھے۔ اگر اسے لبیک یاد نہیں تو یاد کر لے۔[1]

سوال: کیا ذکر کی نیت سے تلبیہ کہنے کے سبب احرام کی پابندیاں لازم ہو جاتی ہیں؟

جواب: اگر احرام کی نیت نہ ہو اور تلبیہ پڑھا جائے جیسا کہ یاد کرنے کے لئے یا ذکرُ اللہ کی نیت سے تو اس صورت میں احرام کی پابندیاں لازم نہیں ہوتیں۔[2]

سوال: کیا تلبیہ کا ورد حج کی طرح عمرے کے احرام میں بھی ہر وقت کیا جائے گا؟

جواب: جی ہاں! عمرے کے احرام میں بھی اس کا خوب ورد کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ احرام کی نیت کرنے کے بعد کم از کم ایک مرتبہ لبیک کہنا لازم اور تین مرتبہ کہنا افضل ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك ایک مرتبہ کہنا شرط اور زیادہ کہنا سنت ہے۔[3]

احرام کے نوافل

سوال: اگر احرام کے نفل پڑھنا بھول جائیں اور عمرہ ادا کر لیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مکروہ وقت نہ ہو تو احرام کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا سنت ہے اور اگر یہ دو رکعت نفل پڑھنا بھول جائیں اور عمرہ کر لیں تو کوئی حرج نہیں، عمرہ درست ہو گیا اور کفارہ وغیرہ بھی لازم نہیں۔[4]

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-3068
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Nor-12224۔ فتاویٰ ہندیہ، 1/222
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-530۔ فتاویٰ ہندیہ، 1/222
4. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2246

حل، حرم اور میقات سے متعلق چند اہم باتیں

سوال: حرم، حِل اور میقات سے کیا مراد ہے؟

جواب: عمرے پر جانے والے ہر فرد کو بنیادی طور پر یہ تین باتیں جاننا انتہائی ضروری ہیں:

1. مکہ مُعظمہ کے چاروں طرف میلوں تک اس کی حدود ہیں اور یہ زمین حُرمت و تقدُّس کی وجہ سے **حرم** کہلاتی ہے۔ ہر جانب اس کی حدود پر نشان لگے ہیں، حرم کے جنگل کا شکار کرنا، نیز خودرو درخت اور تر گھاس کاٹنا سب کے لئے حرام ہے۔[1]
2. حدودِ حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو **حِل** کہتے ہیں۔ اس جگہ وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں حرام ہیں۔[2]
3. میقات اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ مُعظمہ جانے والے آفاقی کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جائے۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے بھی اگر میقات کی حدود سے باہر (مثلاً طائف یا مدینہ منورہ) جائیں تو انہیں بھی بغیر احرام مکۂ پاک آنا جائز ہے۔[3]

سوال: عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں؟

جواب: یاد رہے! حدودِ حرم میں رہنے والوں کو **حَرَمی یا اہلِ حرم**، حِل میں رہنے والوں کو **حِلّی** اور میقات کی حدود سے باہر رہنے والوں کو آفاقی کہتے ہیں۔ چنانچہ آفاقی پر لازم ہے کہ

---

1. بہارِ شریعت، اصطلاحات، 1/67
2. بہارِ شریعت، اصطلاحات، 1/67
3. بہارِ شریعت، اصطلاحات، 1/66

وہ عمرہ کرنا چاہے تو میقات سے احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔ جبکہ میقات کے اندر رہنے والوں پر لازم ہے کہ وہ عمرہ کرنا چاہیں تو حدودِ حرم سے باہر یعنی حِل سے احرام باندھیں۔ مثلاً اگر مکۂ مکرمہ میں رہنے والی کوئی خاتون خواہ وہاں اس کا قیام مستقل ہو یا عارضی کسی ہوٹل وغیرہ میں، وہ عمرہ کرنا چاہے تو اس پر حدودِ حرم سے باہر جاکر احرام باندھنا لازم ہے۔ افضل یہ ہے کہ مقامِ تنعیم یعنی مسجدِ عائشہ سے احرام باندھے۔[1]

سوال: اگر کسی نے حدودِ حرم سے ہی احرام باندھ لیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: حرم میں موجود اگر کسی خاتون نے عمرہ کا احرام حدودِ حرم ہی میں باندھا تو اس پر دم لازم ہو گا، البتہ! اگر (احرام باندھنے کے بعد) طواف سے پہلے پہلے بیرونِ حرم یعنی حِل جاکر تلبیہ کہہ آئی تو دم ساقط ہو جائے گا۔[2]

سوال: آفاقی کی عمرہ کی نیت نہ ہو تو کیا اس پر میقات میں کسی مقام پر جانے کے لئے بھی احرام باندھنا لازم ہے؟

جواب: جس کی نیت مکہ مکرمہ جانے کی نہیں، اس پر محض میقات کے اندر کسی مقام پر جانے کی وجہ سے احرام لازم نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: مکۂ معظمہ جانے کا ارادہ نہ ہو بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلاً: جدّہ جانا چاہے تو اسے احرام کی ضرورت نہیں، پھر وہاں سے اگر مکہ جانا چاہے تو بغیر احرام جاسکتی ہے۔[3]

---

1 27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام، ص52۔ المسلک المتقسط، ص83

2 27 واجباتِ حج، ص54۔ لباب المناسک، ص45۔ ردالمحتار، 3/554

3 بہار شریعت، 1/1068، حصہ:6 ملتقطاً وملخصاً۔ در مختار وردالمحتار، 3/552

سوال: اگر دورانِ سفر میقات سے ہو کر گزرنا پڑے تو کیا احرام باندھنا ضروری ہے؟

جواب: کسی دوسرے مقام کی نیت سے محض میقات سے گزرنے پر احرام باندھنا ضروری نہیں۔[1]

سوال: زیارات وغیرہ کے لئے بسا اوقات حدودِ حرم سے باہر جانا پڑتا ہے، تو کیا واپسی پر حدودِ حرم میں داخل ہوتے وقت احرام باندھنا پڑے گا؟

جواب: زیارات وغیرہ کے لئے حدودِ حرم سے باہر حل میں مثلاً: مسجدِ عائشہ جانا ہو یا حل سے باہر مگر میقات کے اندر کسی مقام پر مثلاً: مسجدِ جعرانہ جانا ہو تو واپسی پر احرام باندھنا اسی صورت میں ضروری ہے جب عمرہ کی نیت ہو ورنہ نہیں۔

سوال: آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والی کسی خاتون کو کسی کام کے سبب حدودِ حرم میں جانا ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: میقات سے باہر رہنے والی کوئی بھی عورت جب حدودِ حرم میں کسی جگہ جانا چاہے تو اس کے لئے میقات سے احرام باندھنا واجب ہے۔

اگر احرام نہ باندھا تو دم واجب ہو گا، گناہ گار ہو گی اور اس پر توبہ لازم ہے۔ جیسا کہ لبابُ المناسک اور اس کی شرح میں ہے: آفاق سے جو مکہ یا حرم میں بغیر احرام داخل ہوا اس پر حج یا عمرہ میں سے کسی ایک کی ادائیگی لازم ہے اور اسی طرح بغیر احرام میقات سے گزرنے کا دم لازم ہے یا میقات واپس لوٹنا لازم ہے، پھر اگر وہ اسی سال میقات واپس جا کر احرام باندھ لے تو مجاوزت (حد سے بڑھنے) کا دم اور مکہ یا حرم میں داخل ہونے سے جو

[1] فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1426

عبادت اس پر لازم ہوئی تھی وہ ساقط ہو گئی، اگرچہ اس نے لازم ہونے والی عبادت کی نیت نہ کی ہو اور اگر اس لازم ہونے والی عبادت کا احرام اس سال نہ باندھا تو ساقط نہیں ہوا مگر یہ کہ جب وہ بالخصوص بغیر احرام کے داخل ہونے سے لازم ہونے والی عبادت کی نیت کر لے (تو ہی ساقط ہو گا۔)[1]

احرام کی پابندیوں سے متعلق کچھ اہم باتیں

سوال: احرام کی حالت میں عورت سر کا مسح کس طرح کرے گی؟

جواب: حالتِ احرام میں عورت سر کا مسح اسی طرح کرے گی جس طرح عام حالات میں کیا جاتا ہے۔ بعض خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ حالتِ احرام میں حجاب، دوپٹہ وغیرہ اتارنے سے احرام ٹوٹ جاتا ہے، یہ سراسر غلط و من گھڑت ہے۔ ہاں! اس بات کا لحاظ رکھے کہ مسح کرنے میں کوئی بال نہ ٹوٹے۔[2]

سوال: عورت کے پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی حالتِ احرام میں چھپ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کے پاؤں کی ہڈی چھپ جانے میں کوئی حرج نہیں کہ عورت کا احرام فقط چہرے میں ہے یعنی چہرہ نہیں ڈھانپے گی۔[3]

سوال: حالتِ احرام میں جھگڑا کرنا کیسا؟

جواب: گناہ کے کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے، البتہ! کسی نے حالتِ احرام میں لڑائی جھگڑا کیا تو اس پر کوئی مالی کفارہ نہیں لیکن اس دوران جن گناہوں کا ارتکاب ہوا، ان

---

1. لباب المناسک، ص87
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-274
3. ذوالحجۃ الحرام کے 78 مضامین کا مجموعہ، ص76

سے معافی مانگنا ضروری ہے، حقُ العَبد تلف ہوا تو اس کی بھی تلافی ضروری ہے۔[1]

سوال: عورت حالتِ احرام میں غسل کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: احرام کی حالت میں غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[2]

سوال: احرام کی حالت میں گھڑی اور دھوپ کا چشمہ پہن سکتی ہیں؟

جواب: احرام کی حالت میں گھڑی پہننا اور دھوپ سے بچنے کے لئے چشمہ لگانا جائز ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔[3]

سوال: عورت حالتِ احرام میں سونا(Gold) پہن سکتی ہے؟

جواب: عورتوں کے لئے حالتِ احرام میں سونے کا زیور پہننا بھی جائز ہے۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: احرام والی عورت کو ریشم اور زیور پہننا جائز ہے۔[4]

سوال: احرام کی حالت میں انجیکشن(Injection) لگانا کیسا؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ محرمہ سے انجیکشن لگوانا کیسا؟

جواب: حالتِ احرام میں انجیکشن لگانا اور لگوانا دونوں کام جائز ہیں، ان میں کوئی حرج نہیں کہ یہ احرام کے ممنوعات میں سے نہیں ہیں۔[5]

سوال: کیا عورت حالتِ احرام میں سِلا ہوا تعویز پہن سکتی ہے؟

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-3305 ملتقطاً
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: FAM-590
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1559
4. جوہرہ نیرہ، 1/196۔ فتاویٰ اہلسنت، غیر، مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-969
5. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1982

جواب: جی ہاں۔ احرام کی حالت میں سلا ہوا تعویذ گلے یا بازو میں باندھنا[1] یا کپڑے اور چمڑے وغیرہ میں باندھنا جائز ہے۔[2]

سوال: احرام کی حالت میں کاکروچ کو مار دیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: حالتِ احرام میں کسی نے کاکروچ (لال بیگ) کو مار دیا تو اس کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا۔ اسی طرح سانپ، بچھو، چوہا، چھچھوندر، پسّو، مچھر، پتنگا، کاٹنے والی چیونٹی، مکھی، چھپکلی اور دیگر تمام حشراتُ الارض کو مار دینے میں کوئی کفارہ نہیں۔[3]

سوال: حالتِ احرام میں ٹڈی کو مارا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ٹڈی خشکی کا جانور ہے، اُسے مارنے پر کفارہ دے اور ایک کھجور کافی ہے۔[4]

بالوں اور کھال سے متعلق اہم باتیں

سُوال: احرام کی حالت میں عورت اپنے سر کے بال لے (یعنی کاٹ) سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں لے سکتی۔ احرام کی حالت میں عورت اگر پورے سَر یا چوتھائی (¼) سَر کے بال ایک پُورے کے برابر کَتر لے تو دَم دے اور کم میں صَدَقہ۔[5]

سُوال: گردن یا بغل یا موئے زیرِ ناف لے لئے (یعنی کاٹے) تو کیا حکم ہے؟

جواب: پوری گردن یا پوری ایک بغل کے معاملے میں دم ہے اور کم میں صَدَقہ اگرچِہ

---

1. رفیق الحرمین، ص85
2. فتاویٰ اہلسنتِ غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2708
3. بہارِ شریعت، 1/1183، حصہ:6۔ درمختار وردالمحتار، 3/689۔ فتاویٰ ہندیہ، 1/252
4. بہارِ شریعت، 1/1184، حصہ:6۔ جوہرہ نیرہ، ص227
5. لباب المناسک، ص327۔ رفیق الحرمین، ص290

نصف(آدھا)یا(آدھے سے)زیادہ ہو۔یہی حکم زیرِ ناف کا ہے۔دونوں بغلیں پوری مونڈائے جب بھی ایک ہی دم ہے۔[1]

سُوال:اگر سر، گردن، بغل اور مُوئے زیرِ ناف کے علاوہ کسی عضو کے بال مُنڈوا دیئے (یعنی کاٹ لئے)تو کیا کریں؟

جواب:سر، گردن، بغل اور مُوئے زیرِ ناف کے علاوہ باقی اعضا کے بال منڈوانے میں صِرف صَدَقہ ہے۔[2]

سُوال:اگر وضو کرنے میں بال جھڑتے ہوں تو کیا اِس پر بھی کفارہ ہے؟

جواب:وضو کرنے، کھجانے یا کنگھا کرنے میں اگر دو یا تین بال گرے تو ہر بال کے بدلے میں ایک ایک مُٹّھی اناج یا ایک ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چُھوارا خیرات کریں اور تین سے زیادہ گرے تو صَدَقہ دینا ہو گا۔[3]

سُوال:اگر کھانا پکانے میں چولہے کی گرمی سے کچھ بال جل گئے تو؟

جواب:اس صورت میں صَدَقہ دینا ہو گا۔[4]

سُوال:بال جھڑنے کی بیماری ہو اور خود بخود بال جھڑتے ہوں تو اس پر کوئی رعایت؟

جواب:اگر بغیر ہاتھ لگائے بال گر جائیں یا بیماری سے تمام بال بھی جھڑ جائیں تو کوئی کفارہ

---

1 بہارِ شریعت، 1/1170، حصہ:6۔دُرِّ مُختار و ردالمحتار، 3/659

2 بہارِ شریعت، 1/1171، حصہ:6۔ردالمحتار، 3/660

3 بہارِ شریعت، 1/1171، حصہ:6۔فتاویٰ ہندیہ، 1/243۔ردالمحتار، 3/670

4 بہارِ شریعت، 1/1171، حصہ:6۔فتاویٰ ہندیہ، 1/243

نہیں۔[1]

سُوال: اگر بال صفا پاؤڈر یا CREAM سے بال صاف کئے تو کیا کوئی کفارہ لازم ہو گا؟

جواب: مونڈنا، کترنا، موچنے (Tweezers) سے لینا یا کسی چیز سے بال اڑانا، سب کا ایک حکم ہے۔[2] یعنی کفارہ لازم ہو گا۔

ناخن تراشنے سے متعلق اہم باتیں

سوال: حالتِ احرام میں ناخن کاٹ لئے تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: حالتِ احرام میں ناخن کترے تو اس صورت میں کفارہ لازم ہو گا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- اگر ایک ہاتھ، ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا بیسوں ایک ساتھ، تو ایک دم ہے۔
- اگر کسی ہاتھ یا پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ، حتّٰی کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سولہ صدقے دے مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر لے یا دم دے۔
- اگر ایک ہاتھ یا پاؤں کے پانچوں ایک مجلس میں اور دوسرے کے پانچوں دوسری مجلس میں کترے تو دو دم لازم ہیں اور چاروں ہاتھ پاؤں کے چار مختلف مجلسوں میں تو چار دم دینا لازم ہے۔[3]

---

1. بہارِ شریعت، 1/1171، حصہ:6۔ لباب المناسک، ص328
2. بہارِ شریعت، 1/1171، حصہ:6۔ ردالمحتار، 3/660
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1781۔ بہارِ شریعت، 1/1172، حصہ:6

سوال: مسئلہ معلوم نہ تھا اور حالتِ احرام میں ناخن کاٹ لئے تو بھی کفارہ دینا ہو گا؟

جواب: جاننا یا نہ جاننا یہاں عذر نہیں ہوتا، خواہ بھول کر جرم کریں یا جان بوجھ کر اپنی مرضی سے کریں یا کوئی زبردستی کروائے کفارہ ہر صورت میں دینا ہو گا۔[1]

سُوال: ناخن اگر دانت سے کتر ڈالے تو کیا سزا ہے؟

جواب: خواہ بلیڈ سے کاٹیں یا چاقو سے، ناخن تراش (یعنی نیل کٹر) سے تراشیں یا دانتوں سے کتریں سب کا ایک ہی حکم ہے۔[2] یعنی کفارہ لازم ہو گا۔

البتہ! ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

سُوال: خواتین کسی دوسرے کے ناخن کاٹ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کاٹ سکتیں، اس کے بھی وہی احکام ہیں جو دوسروں کے بال دور کرنے کے ہیں۔[3]

سوال: احرام کی حالت میں اگر کسی مقام کی کھال ابھر گئی اور اسے اکھیڑ دیا تو اس کے متعلق کیا حکم ہو گا؟

جواب: حالتِ احرام میں اگر کسی مقام کی کھال اکھڑ گئی یا اکھیڑ دی تو کچھ لازم نہیں، فقہائے کرام نے احرام کی حالت میں ختنہ کروانے کو جائز قرار دیا ہے اور ختنہ میں بھی کھال کو جدا ہی کیا جاتا ہے۔[4] بلکہ احرام میں دنبل یا پھنسی توڑ دینا وغیرہ بھی جائز ہیں۔[5]

1. رفیق الحرمین، ص288
2. بہارِ شریعت، 1/1171، حصہ:6 ملخصاً۔ رفیق الحرمین، ص289
3. المسلک المتقسط، ص332۔ رفیق الحرمین، ص289
4. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1455
5. بہارِ شریعت، 1/1081، حصہ:6

منہ ڈھانپنے سے متعلق اہم باتیں

سوال: کیا عورت پر ہر طرح کے طواف میں چہرہ کھلا رکھنا لازم ہے؟

جواب: عورت کا چہرے پر پردہ کرنے کا تعلق واجب یا نفلی طواف کے ساتھ نہیں بلکہ احرام کے ساتھ ہے کہ عورت اگر حالتِ احرام میں ہو تو چہرہ کھلا رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس کو حالتِ احرام میں اس طرح چھپانا کہ کپڑا وغیرہ چہرے سے مس کر رہا ہو عورت کے لئے حرام ہے۔ ہاں! اجنبیوں سے پردہ کرنے کے لئے چہرے کے سامنے چہرے سے جُدا کسی چیز کی آڑ کر لے مثلاً گتّا، book وغیرہ یا ہاتھ والا پنکھا چہرے کے سامنے رکھے۔ لہٰذا نفلی طواف اگر احرام کی حالت میں نہیں کر رہی تو چہرہ چھپائے گی۔[1]

سوال: احرام کی حالت میں سر پر حجاب یا دوپٹہ وغیرہ کرنے سے کان کی لو بھی چھپ جاتی ہے، اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: کان کی لو، کان کا حصہ ہے، چہرے کا حصہ نہیں، اس لئے اسے بھی احرام کی حالت میں عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے۔[2]

سوال: کیا خواتین حالتِ احرام میں چہرے سے پسینہ یا پھر زکام کی صورت میں ناک کپڑے یا ٹشو سے صاف کر سکتی ہیں؟

جواب: حالتِ احرام میں خواتین پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ کھلا رکھیں، کسی بھی چیز سے نہ چھپائیں خواہ وہ کپڑا ہو یا کوئی اور چیز مثلاً ٹشو وغیرہ۔ چنانچہ پسینہ صاف کرنے یا ناک

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1866
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1556

صاف کرنے کیلئے جب کپڑا یا ٹشو پیپر چہرے کے کسی حصے مثلاً ناک یا پیشانی وغیرہ پر رکھنے سے چہرہ چھپ جائے گا جس کی اجازت نہیں، لہٰذا ان چیزوں کا استعمال درست نہیں۔[1]

سوال: کیا خواتین احرام میں اپنے ہاتھ چہرے پر رکھ سکتی ہیں؟

جواب: احرام میں اپنے ہاتھ چہرے پر رکھ سکتی ہیں، اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔[2] بلکہ اپنا ہی نہیں کسی اور کا ہاتھ بھی سر یا ناک پر رکھنے میں بالاتفاق کوئی حرج نہیں۔[3]

سوال: احرام کی حالت میں بس میں کھڑکی والی سائیڈ پر بیٹھی تھی کہ دورانِ سفر کھڑکی پر لگا پردہ چہرے کی ایک طرف کچھ حصہ پر مس ہو گیا (یعنی تھوڑی دیر لگا)، تو اب کیا کرنا ہو گا؟

جواب: پوچھی گئی صورت میں اگر اس پردے سے چہرے کا چوتھائی یا اس سے زائد حصہ چھپ گیا تھا تو صدقہ لازم ہے اور اگر چہرہ چوتھائی سے کم چھپا تھا تو کچھ لازم نہیں ہے، البتہ اگر یہ کام قصداً ہوا تو گناہ ہو گا۔[4]

سوال: نماز میں سجدہ کرتے ہوئے اگر اسکارف یا دوپٹہ منہ پر لگ جائے یا سوتے ہوئے کپڑے سے چہرہ چھپ جائے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: ایسی صورت میں اگر پورا چہرہ یا چہرے کا کم از کم چوتھائی حصہ چھپ جائے، تو اِس کی وجہ سے کفارے میں ایک صدقہ فطر لازم ہو گا۔ ہاں! اگر چہرے کا چوتھائی سے بھی کم حصہ چھپا ہو تو اس صورت میں کوئی کفارہ لازم نہیں۔ نیز چہرہ چھپنے کی جس صورت میں صدقہ

---

1. مختصر فتاویٰ اہلِ سنت، ص106
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2309
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2309۔ لباب المناسک، ص123
4. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1919

لازم ہو، تو اس میں صدقہ کی ادائیگی حرم میں کرنا ضروری نہیں، بلکہ اپنے ملک میں کسی شرعی فقیر کو بھی صدقہ دیا جاسکتا ہے، مگر مکہ پاک کے شرعی فقیر کو صدقہ دینا افضل ہے۔[1]

سوال: حالتِ احرام میں چہرے پر کتنی دیر کپڑا چپکا رہے، تو دم یا صدقہ لگے گا؟

جواب: اس مسئلے میں چند صورتیں ہیں:

- حالتِ احرام میں عورت کا اگر مکمل چہرہ یا چہرے کا کم از کم چوتھا حصہ (¼) کسی کپڑے سے چھپ جائے اور لگاتار اسی حالت میں چار پہر (یعنی 12 گھنٹے) گزر جائیں، تو دَم لازم ہو گا۔
- اگر مکمل چہرہ یا چہرے کا کم از کم چوتھا حصہ (¼) چار پہر (یعنی 12 گھنٹے) سے کم وقت گزرے، چاہے ایک سیکنڈ ہی کے لئے چھپے تو صدقہ لازم ہو گا۔
- اور اگر چوتھے حصے سے کم چھپے تو چار پہر (یعنی 12 گھنٹے) تک مسلسل چھپے رہنے سے صدقہ لازم ہو گا۔
- اس سے کم وقت تک چھپنے سے کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا لیکن جان بوجھ کر ایسا کرنے سے گنہگار ضرور ہو گی اور توبہ لازم ہو گی۔

نوٹ: چار پہر سے مراد ایک دن یا ایک رات کی مقدار ہے مثلاً سورج نکلنے سے لے کر ڈوبنے تک یا ڈوبنے سے لے کر نکلنے تک یا دوپہر سے آدھی رات تک یا آدھی رات سے دوپہر تک یعنی آسان لفظوں میں چار پہر کی مقدار 12 گھنٹے ہے۔[2]

---

[1] فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: FAM-490 ملتقطاً

[2] فتاویٰ اہلسنت غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1646

خوشبو و تیل کے استعمال سے متعلق اہم باتیں

سوال: احرام کی حالت میں سر پر تیل لگانا کیسا ہے؟

جواب: احرام کی حالت میں خوشبو دار تیل نہیں لگا سکتیں، اسی طرح تِل اور زیتون کا تیل بھی نہیں لگ سکتیں کہ یہ بھی خوشبو کے حکم میں ہے، اس کے علاوہ تیل استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ کڑوا تیل یا ناریل یا بادام، کدو، کاہو کا تیل کہ خوشبو دار نہ ہو، لگا سکتی ہیں۔[1]

سوال: اگر احرام کی حالت میں ہاتھ کی انگلی کے اوپر والے پَورے کے ایک چھوٹے سے حصے پر عطر لگ جائے اور خوشبو بھی بس اُسی جگہ سے آ رہی ہو، پُورے ہاتھ یا دوسری انگلیوں سے نہیں آ رہی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: یاد رکھئے! خوشبو لگنے کی صورت میں دَم اُس وقت واجب ہوتا ہے، جب خوشبو کثیر (یعنی زیادہ) ہو یا کسی بڑے عُضْو کو پورا خوشبو میں لتھیڑ دیا جائے، اگرچہ خوشبو کم ہی ہو۔ اور اگر خوشبو قلیل (کم) ہو اور کسی بڑے عُضْو کو مکمل خوشبو میں لتھیڑا نہ گیا ہو، تو محرمہ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ لہٰذا خوشبو صرف انگلی کے پَورے کے ایک چھوٹے سے حصے پر لگی ہو تو اِتنی مقدار پر کثیر خوشبو کا اطلاق نہیں ہوتا، اس لئے صدقہ واجب ہے۔[2]

سوال: دونوں ہاتھوں پر عطر لگا کر ہاتھوں کو مَل کر احرام پر لگا لیا، بعد میں معلوم ہوا کہ ایسا کرنا درست نہیں، تو اب کیا کفارہ لازم ہو گا؟

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1678 ملتقطاً
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1165

جواب: ایک دَم لازم آئے گا،[1] کیونکہ اوّلاً تو جس طرح خوشبو لگائی گئی یہ قلیل نہیں، بلکہ کثیر ہے اور بالفرض اس کو قلیل بھی مان لیا جائے تو قلیل خوشبو بھی حالتِ احرام میں جب پورے عضو پر لگالی جائے، تو دَم لازم آتا ہے۔[2] فقہائے کرام نے ہتھیلی کو پورا عضو شمار کیا ہے۔[3]

سوال: کیا خواتین احرام کی حالت میں کعبہ شریف کے غلاف کو چھو سکتی ہیں؟

جواب: کعبہ شریف کے غلاف اور اس کے کونوں اور حجرِ اسود وغیرہ پر آج کل بہت زیادہ خوشبو لگی ہوتی ہے اور احرام کی حالت میں خوشبو لگی ہوئی چیزوں کو چھونا یا ان سے لپٹنا منع ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: کسی شے میں خوشبو لگی تھی اسے چھوا، اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بڑے عضوِ کامل کی قدر بدن کو لگی، تو دم دے اور کم ہو تو صدقہ اور کچھ نہیں، تو کچھ نہیں۔ مثلاً سنگِ اَسود شریف پر خوشبو ملی جاتی ہے، اگر بحالتِ احرام بوسہ لیتے میں بہت سی لگی، تو دم دے اور تھوڑی سی، تو صدقہ۔[4]

سوال: کعبہ سے لپٹ کر بوسہ لینا، گال لگانا، چومنا، آنکھوں سے لگانا یا اس پر ماتھا لگانا کیسا عمل ہے؟

جواب: کعبہ سے لپٹ کر بوسہ لینا، گال لگانا، چومنا، آنکھوں سے لگانا یا ماتھا لگانا وغیرہ محبت کے انداز ہیں، شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کاموں میں کوئی حرج نہیں، البتہ

---

1. ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اگست 2023، ص 11
2. فتاویٰ ہندیہ، 1/241۔ بہارِ شریعت، 1/1163، حصہ: 6
3. البحر الرائق، 3/3۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اگست 2023، ص 11
4. بہارِ شریعت، 1/1164، حصہ: 6

حالتِ احرام میں ہوں، تو کعبہ شریف کو لگی ہوئی خوشبو سے بچنا ہو گا یونہی ان کاموں کے لئے کعبہ شریف کے پاس آنے یا وہاں رکے رہنے کے لئے دوسروں کو دھکے دینا، دوسروں کو اذیت دینا، مردوں کے ساتھ جسم ٹکرانا وغیرہ کسی غیر شرعی عمل کی اجازت نہیں۔[1]

سوال: اِحرام کی حالت میں ایسا ٹشو استعمال کرنا کہ جو خوشبو سے تَر ہوتا ہے، اُس سے مکمل ہاتھوں کو صاف کر لیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: حالتِ احرام میں خوشبو سے تَر ٹشو (Wet Tissue) کے ذریعے ہاتھوں کو صاف کرنے سے دم واجب ہو گا۔ اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ خوشبودار ٹشو پیپر میں اگر خوشبو کا عین موجود ہے یعنی وہ پیپر خوشبو سے بھیگا ہوا ہے تو اُس تری کے بدن پر لگنے کی صورت میں جو حکم خوشبو کا ہوتا ہے، وُہی اس کا بھی ہو گا یعنی اگر خوشبو قلیل (کم) ہے اور عُضوِ کامِل (یعنی پورے عُضو) کو نہیں لگی تو صدقہ واجب ہے اور اگر خوشبو کثیر (یعنی زیادہ) ہو یا پورے عُضو کو لگ جائے تو دم واجب ہے۔ اب اگر خوشبو سے بھیگے ٹشو سے مکمل ہاتھ صاف کیا تو دَم واجب ہو گا، کیونکہ ہاتھ ایک کامِل عضو ہے اور کامل عضو کو خوشبو لگنے کی صورت میں دَم واجب ہوتا ہے اور اگر پورے ہاتھ کو نہ لگی، لیکن اُس ٹشو سے لگنے والی خوشبو اِتنی زیادہ ہو کہ اُس پر "کثیر" یعنی بہت زیادہ خوشبو ہونے کا اِطلاق ہو تو بھی دَم واجب ہو گا۔[2]

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1713
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Sar-7686

طواف

اس حصے میں آپ پڑھیں گی:

- طواف کے پھیروں سے متعلق سوال جواب
- طواف میں وضو، جناب اور حیض و نفاس سے متعلق سوال جواب
- دوران طواف کپڑوں کے پاک ہونے سے متعلق سوال جواب
- دوران طواف کچھ پڑھنے سے متعلق سوال جواب
- پیدل یا سواری پر طواف کرنے سے متعلق سوال جواب
- استلام کے متعلق سوال جواب
- طواف کے نوافل سے متعلق سوال جواب
- آب زمزم سے متعلق سوال جواب

طواف

سوال: مکروہ وقت میں طواف کرنا کیسا؟

جواب: مکروہ اوقات میں، طواف کرنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔[1]

سوال: کیا خواتین طواف اور سعی کرتے ہوئے جوتے بیگ میں ڈال کر کمر پر پہن سکتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! طواف و سعی کے دوران جوتے محفوظ کرنے کی غرض سے انہیں بیگ میں ڈال کر بیگ پہن سکتی ہیں۔[2]

سوال: کیا خواتین دورانِ طواف کوئی چیز کھا سکتی ہیں؟

جواب: دورانِ طواف کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر اعتکاف کی نیت نہیں کی ہوئی، تو یہ ایک اور جرم ہو گا، کیونکہ بغیر اعتکاف کی نیت کے مسجد میں کھانا پینا ناجائز ہے۔[3]

سُوال: خواتین مسجدِ حرام کی چھتوں سے طواف کر سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر مسجدُ الحرام کی چھت سے کعبہ مقدسہ کا طواف ہو تو فرض طواف ادا ہو جائے گا جب کہ درمیان میں دیوار وغیرہ حاجِب (آڑ۔ پردہ) نہ ہو۔ لیکن اگر نیچے مَطاف میں گنجائش ہے تو چھت سے طواف مکروہ ہے اس لئے کہ اس صورت میں بلاضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا اور چلنا پایا جاتا ہے جو مکروہ ہے۔ ساتھ ہی اس حالت میں طواف، کعبہ سے

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: HAB-0462
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-3117
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: GRW-713

قریب تر ہونے کے بجائے بہت دُور ہو رہا ہے اور بِلاوجہ اپنے کو سخت مَشَقَّت اور تکان میں ڈالنا بھی ہوتا ہے، جب کہ قریب تر مقام سے طواف کرنا افضل ہے اور بِلاوجہ اپنے کو مَشَقَّت میں ڈالنا منع۔ ہاں! اگر نیچے گنجائش نہ ہو یا گنجائش ہونے تک انتظار سے کوئی مانع (یعنی رکاوٹ) ہو تو چھت سے طواف بِلا کراہت جائز ہے۔[1]

سوال: دورانِ طواف بہت سے لوگ سیلفی یا مووی بنا رہے ہوتے ہیں تاکہ زندگی کا یادگار لمحہ محفوظ رہے، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: یادگار لمحے کو محفوظ رکھنے کے لئے سیلفی لینے کی ممانعت تو نہیں لیکن جو یکسوئی اور خشوع و خضوع کے مواقع ہیں وہاں سیلفی یا ویڈیو بنانے سے اجتناب کرنا چاہئے بلکہ موبائل فون کی گھنٹی بھی بند کر دینی چاہئے کیونکہ یہ خشوع و خضوع کے مانع (یعنی رکاوٹ) ہے۔[2]

سوال: طواف حجرِ اسود کے بجائے رکنِ یمانی سے شروع کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: طواف کا حجرِ اسود سے شروع کرنا یہ طواف کے واجبات میں سے ہے اور رکنِ یمانی سے شروع کرنا یہ ترک واجب ہے، چنانچہ ایسا کرنا ترکِ واجب ہونے کی وجہ سے گناہ کا باعث ہے جس پر توبہ لازم ہے اور جب تک مکہ شریف میں ہو اس طواف کا اعادہ کرنا واجب ہے اور وطن واپسی ہو جانے پر ایک دم زمینِ حرم میں دینا واجب ہے۔[3]

سوال: بھیڑ کے سبب یا بے خیالی میں کسی طَواف کے دوران تھوڑی دیر کے لئے اگر سینہ یا

---

1 مجلس شرعی کے فیصلے، 1/225۔ رفیق الحرمین، ص279

2 ذوالحجۃ الحرام کے 78 مضامین کا مجموعہ، ص73

3 فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Mad:1836

پیٹھ کعبے کی طرف ہو جائے تو کیا کریں؟

جواب: طواف میں سینہ یا پیٹھ کئے جتنا فاصِلہ طے کیا ہو اُتنے فاصلے کا اِعادہ (یعنی دوبارہ کرنا) واجِب ہے اور افضل یہ ہے کہ وہ پھیرا ہی نئے سرے سے کر لیا جائے۔[1]

سوال: کیا عمرے کا طواف کرنے کے بعد سعی سے پہلے نفلی طواف کر سکتی ہیں؟

جواب: عمرے کے طواف کے بعد سنت یہ ہے کہ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو فوراً طواف کی دو رکعتیں اور اس کے فوراً بعد سعی کی جائے، بلا عذر سعی میں تاخیر مکروہ ہے۔ ہاں! اگر تاخیر کسی عذر کی وجہ سے ہو تو حرج نہیں اور اگر بغیر عذر کے بھی ہو تو اس پر دم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوتا۔ لہٰذا عمرہ کا طواف کرنے کے بعد سعی سے پہلے دوبارہ نفلی طواف کرنا اگرچہ خلافِ سنت ہے مگر اس پر دم وغیرہ کچھ لازم نہیں۔[2]

طواف کے پھیروں سے متعلق اہم باتیں

سُوال: عُمرے کے طَواف کا ایک یا اکثر چکر رہ جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: عمرے کا طواف فرض ہے۔[3] اس کا اگر ایک چکر بھی چھوٹ گیا تو دم واجِب ہے، اگر بالکل طواف نہ کیا یا اکثر (یعنی چار چکر) نہ لگائے تو کفارہ نہیں بلکہ ان کا ادا کرنا لازم ہے۔ اور اگر بعد میں یہ چکر ادا کر لئے تو دم ساقط ہو جائے گا۔[4]

سوال: کیا نفلی طواف میں بھی سات چکر ضروری ہیں؟

---

1. رفیق الحرمین، ص275
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر:WAT-594
3. لباب المناسک والمسلک المتقسط، ص353۔ رفیق الحرمین، 279
4. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر:WAT-2668

جواب: مکمل طواف نیتِ عبادت کے ساتھ خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کا نام ہے اور اس کو ادھورا چھوڑ دینا، ناجائز و گناہ ہے، اگرچہ وہ نفلی طواف ہو، کیونکہ نفلی طواف جب شروع کر دیا جائے تو مثلِ نماز اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، جس طرح نفل نماز شروع نہ کی جائے، تو لازم نہیں ہوتی، یوں ہی نفل طواف جب تک شروع نہ کیا جائے، وہ نفل رہتا ہے، لہٰذا اگر کوئی سرے سے نفلی طواف کرے ہی نہیں تو اس پر کچھ لازم نہیں ہو گا، لیکن نفلی طواف جب شروع کر دیا جائے، تو مثلِ نماز اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، اس کو ادھورا چھوڑ دینا ناجائز و گناہ ہے۔ نیز نفلی طواف تمام احکام میں طوافِ قدوم کی طرح ہے اور طوافِ قدوم چھوڑنے میں طوافِ رخصت چھوڑنے والا حکم جاری ہو گا کہ اگر اکثر حصہ یعنی چار یا اس سے زیادہ چکر چھوڑ دیے، تو دم لازم ہو گا اور اگر چار سے کم پھیرے چھوڑے، تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ فطر لازم ہو گا۔[1]

سوال: کیا اس کا کوئی حل ہے کہ جس سے دم ساقط ہو جائے، یعنی دینا نہ پڑے اور کفارہ بھی ادا ہو جائے؟

جواب: جس نے نفل طواف شروع کر کے چھوڑ دیا، اس کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک مکہ میں ہے، تب تک اس طواف کے بقیہ پھیرے مکمل کرے، اگر باقی پھیرے مکمل کر لئے، تو کوئی چیز بھی لازم نہیں ہو گی، بلکہ یہ ترک ہی نہیں کہلائے گا، کیونکہ عورت جب تک حدودِ حرم کے اندر ہے، وہ اس عمل کی تارک (چھوڑنے والی) نہیں کہلائے گی۔ ہاں! تاخیر کا حکم دیں گے اور طواف کو دو حصوں میں ادا کرنے کے احکام مرتب ہوں گے، لیکن اگر باقی پھیرے مکمل کیے بغیر میقات سے باہر چلی جاتی ہے، تو اب تارکہ کہلائے گی اور کفارہ

[1] فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Nor-12994

لازم ہو گا، لیکن وہ ایسا کر سکتی ہے کہ واپس آ کر بقیہ حصہ مکمل کرے۔ اس طرح لازم ہونے والا کفارہ ساقط ہو جائے گا اور اگر میقات سے تجاوز کر گئی، تو اب فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ دم دے، واپس آ کر بقیہ حصہ مکمل نہ کرے، لیکن اس صورت میں بھی اگر واپس آ کر بقیہ حصہ ادا کر لے، تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔[1]

سوال: طواف کے دوران فرض نماز کا وقت ہو گیا تو خواتین کیا کریں؟

جواب: اگر چار پھیرے مکمل نہ ہوئے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا تو اب نماز کے بعد اختیار ہے، چاہے تو وہیں سے طواف شروع کریں، جہاں چھوڑا تھا اور چاہے تو نئے سرے سے طواف کریں لیکن افضل اور مستحب یہی ہے کہ نئے سرے سے طواف کریں۔ ہاں! اگر چار یا اس سے زیادہ پھیرے کر لئے تھے تو اب طواف جہاں چھوڑا تھا، اسی کو مکمل کریں۔[2]

سوال: کسی نے بھول کر آٹھ چکر لگا لئے اور یہ سمجھی کہ یہ ساتواں چکر ہی ہے، تو اب کیا کرے؟

جواب: طواف درست ہو گیا۔ ہاں! اگر کوئی ساتواں چکر یقینی طور پر مکمل ہو جانے کے بعد جان بوجھ کر یا محض وہم و وسوسہ کی وجہ سے آٹھواں چکر لگائے کفارہ لازم آئے گا۔[3]

سُوال: اگر دورانِ طواف پھیروں کی گنتی بھول جائیں یا تعداد کے بارے میں شک واقع ہو تو اس کا کیا حل ہے؟

جواب: عمرہ کا طواف کرتے ہوئے پھیروں کی گنتی بھول جائیں تو نئے سرے سے شروع

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Nor-12994
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: har-4833
3. فتاویٰ اہلسنتِ غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: HAB-0417

کریں؛ اگر کسی ایک عادل شخص نے بتادیا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اس کے قول پر عمل کر لینا بہتر ہے اور دو عادل نے بتایا تو ان کے کہے پر ضرور عمل کرے اور اگر نفلی طواف کے دوران ایسا ہو تو ایسے موقع پر گمانِ غالب پر عمل کریں۔[1]

سوال: اگر کسی نے اپنا طواف مکمل کرنے کے بعد کسی اور کو طواف مکمل کروایا تو کیا حکم ہو گا، جبکہ اس کی نیت صرف مدد کرنے کی تھی؟

جواب: کسی کو طواف کے چکر لگوانے میں چونکہ خود اپنا طواف مقصود نہیں تھا تو سات سے کم چکر لگوانے سے بھی کوئی حرج لازم نہیں آتا۔[2]

طواف میں وضو، جنابت اور حیض واستحاضہ سے متعلق اہم باتیں

سوال: بے وضو طواف کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: طواف کے لئے غسل (جنابت سے پاک ہونا) و وضو ہونا واجب ہے۔[3] اگر بے وضو طواف کیا تو دم لازم ہو گا۔[4] البتہ! بعد میں وضو کر کے اس طواف کا اعادہ کیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔[5]

سوال: طواف کے چار سے کم چکر بے وضو کئے تو کیا ہو گا؟

جواب: چار سے کم چکر بے وضو لگائے تو بھی دم ہی ہو گا (مختار قول کے مطابق عمرے کے

---

1. رد المحتار، 3/582۔ رفیق الحرمین، ص276
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1440
3. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص143۔ المسلک المتقسط، ص151
4. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص150۔ المسلک المتقسط، ص352
5. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص152۔ رد المحتار، 3/662

طواف کی غلطی پر صدقہ نہیں ہوتا)۔[1]

سوال: دورانِ طواف وضو ٹوٹ گیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: بغیر وضو کے طواف کرنا جائز نہیں ہے، لہٰذا دورانِ طواف وضو ٹوٹ جانے پر دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔ اگر چار سے کم چکر لگائے تھے کہ وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلی گئی، تو اس صورت میں اختیار ہوگا کہ واپس آکر اُسی پہلے طواف پر بنا کرے یعنی جتنے پھیرے رہ گئے تھے صرف وہی کر لے گی، تو طواف پورا ہو جائے گا، نئے سرے سے شروع کرنا ضروری نہیں۔ البتہ یہ بھی اختیار ہے کہ نئے سرے سے شروع کرے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں اور اس صورت میں اُس پہلے طواف کو پورا کرنا ضروری نہیں۔[2]

سوال: دوران طواف چار چکر کے بعد وضو ٹوٹ گیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چار یا زیادہ پھیرے کر لئے تھے، تو اب وضو کے بعد واپس آکر نئے سرے سے نہیں کر سکتی، جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے کرنا ہوگا۔ بِنا کی صورت میں حجرِ اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کریں۔[3]

سوال: جنابت، حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا کیسا؟

جواب: اگر طواف میں تمام یا اکثر پھیرے جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کئے تو مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اعادہ واجب اور اعادہ نہ کیا تو دم واجب۔[4] عمرے کے طواف

---

1. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص152
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع فتویٰ نمبر: Web-1494
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1494
4. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص150۔ المسلک المتقسط، ص352

کے اعادہ کے لئے احرام شرط نہیں، اس لئے بغیر احرام طوافِ عمرہ کا اعادہ کر سکتی ہیں۔[1]

سوال: طواف کے دوران عورت کو حیض آجائے تو کیا حکم ہے؟ نیز عمرہ تو اب حیض ختم ہونے کے بعد ہی مکمل ہو گا لیکن اب احرام کی حالت میں اتنے دن کیسے گزارے؟

جواب: اگر عورت کو طواف کے دوران حیض آجائے تو اُس کے لئے حکم شرعی یہ ہے کہ طواف کو وہیں چھوڑ دے اور فوراً ہی مسجد سے باہر آجائے اور اب صبر و رضا کے ساتھ احرام کی پابندیوں کا خیال رکھتے ہوئے ناپاکی کے ایام گزارے، اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ اس تکلیف پر صبر کرنے کی صورت میں اُسے اجر و ثواب عطا فرمائے، پھر جب حیض سے فارغ ہو جائے تو غسل کر کے طواف کرے، اب اگر طواف کے چار پھیرے مکمل ہونے سے پہلے حیض آیا تھا تو اس صورت میں اسے اختیار ہے کہ چاہے تو ساتوں پھیرے نئے سرے سے شروع کرے اور چاہے تو جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کر لے اور اگر چار یا اس سے زیادہ پھیرے مکمل ہو گئے تھے تو اب نئے سرے سے طواف کرنے کی اجازت نہیں، بلکہ جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کرنا ہو گا۔[2]

سوال: عورت مخصوص ایام میں مطاف کی اوپر والی منزل میں جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت کے لئے مخصوص ایام میں مطاف کی اوپر والی منزل میں جانا ناجائز و حرام ہے کہ مطاف عین مسجد ہے۔ فقہائے کرام نے مطاف کے اوپر والی منزل پر طواف کی اجازت دی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مطاف کے اوپر والی منزل بھی عین مسجد پر ہے اور

---

1 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص159۔ المسلک المتقسط، ص355

2 فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1682

حیض و نفاس والی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔[1]

سوال: کیا عورت استحاضہ کی حالت میں عمرہ کر سکتی ہے؟

جواب: استحاضہ میں آنے والا خون، بیماری کا خون ہوتا ہے، اس کے احکام حیض و نفاس میں آنے والے خون جیسے نہیں۔ لہٰذا عورت استحاضہ کی حالت میں عمرہ کر سکتی ہے اور طواف کیلئے مسجد الحرام میں بھی داخل ہو سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ استحاضہ میں آنے والا خون ناپاک ہوتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور عمرہ میں چونکہ طواف بھی کرنا ہوتا ہے اور طواف چاہے کسی قسم کا ہو اُس کیلئے طہارتِ حکمیہ کا پایا جانا یعنی غسل اور وضو سے ہونا واجب ہے اور بے وضو طواف کرنا حرام ہے، لہٰذا استحاضہ والی عورت کو اگر طواف کے دوران استحاضہ کا خون آئے تو اب اُس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

استحاضہ والی شرعی معذور ہو: اگر عورت کو استحاضہ کا خون اس طرح مسلسل آرہا ہو کہ نماز کا پورا وقت گزر گیا ہو لیکن وہ کوشش کرنے کے باوجود اُس پورے وقت میں وضو کر کے نمازِ فرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اب ایسی صورت میں وہ عورت شرعاً معذور قرار پائے گی اور اب نماز کی طرح طواف کیلئے بھی اُسے یہی حکم ہو گا کہ وہ نماز کے کسی وقت میں ایک بار وضو کر لے اور اب اس وضو سے طواف ادا کرے اور اب طواف کے دوران استحاضہ کا خون نکلنے کے سبب اُس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں! اس کے علاوہ کوئی اور وضو توڑنے والی چیز پائی گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، یونہی جب فرض نماز کا وقت نکل جائے گا تو وضو بھی ٹوٹ جائے گا، لہٰذا ایسی عورت اگر طواف کر رہی ہو اور چار پھیروں کے بعد نماز

[1] فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-3301

کا وقت ختم ہو جائے تو اب اسے حکم ہے کہ دوبارہ وضو کرے اور جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہاں سے ادا کرے کیونکہ جب نماز کا وقت ختم ہو گیا تو اُس کا وضو ٹوٹ گیا، اب اگر اسی حالت میں طواف کرے گی تو یہ بغیر وضو طواف کہلائے گا اور بغیر وضو طواف حرام ہے۔ اسی طرح اگر طواف کے چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہو گیا ہو جب بھی وضو کر کے باقی کو پورا کرے۔ ہاں! اس صورت میں افضل یہ ہے کہ طواف کے ساتوں پھیرے نئے سرے سے شروع کرے۔

استحاضہ والی شرعی معذور نہ ہو: اگر استحاضہ والی عورت شرعاً معذور نہ ہو یعنی عورت کو استحاضہ کا خون اس حد تک نہ آرہا ہو کہ جو اسے معذور شرعی بنادے تو ایسی صورت میں اُسے بھی ایک نارمل شخص کی طرح طواف کیلئے وضو سے ہونا ضروری ہو گا اور دورانِ طواف جب جب خون آئے تو وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہر بار طواف کو وہیں چھوڑ کر، نیا وضو کر کے طواف کرنا ہو گا۔[1]

دورانِ طواف کپڑے پاک ہونے کے مسائل

سوال: اگر کپڑوں پر درہم سے کم نجاست لگی ہو تو کیا اس حالت میں طواف کرنے سے طواف ہو جائے گا؟

جواب: طواف تو ہو جائے گا اور کفارہ بھی لازم نہیں ہو گا لیکن طواف میں لباس وغیرہ نجاست سے پاک ہونا چاہیے۔[2] کیونکہ نجاستِ حقیقی مثلاً جسم یا لباس پر پیشاب کا لگا ہونا

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1862
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-160

وغیرہ طواف میں اس سے پاک ہونا واجب نہیں ہے۔ البتہ تاکید ضرور ہے اور نجاستِ حقیقی کا پایا جانا کراہتِ تنزیہی بلکہ اِساءت کا سبب ضرور بنتا ہے۔ البتہ ایسی صورت میں دَم یا صدقہ لازم نہ ہو گا۔[1]

سوال: ڈائپر لگے بچے کو گود میں اٹھا کر طواف کرنا کیسا؟

جواب: ڈائپر لگے بچے کو گود میں لینے کی وجہ سے کوئی کفارہ یعنی دم یا صدقہ وغیرہ لازم نہیں ہوتا۔ بالفرض اگر بچہ نے ڈائپر میں پیشاب وغیرہ کر لیا تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ ایسی صورت میں عورت نجاست اٹھا کر طواف کرنے والی شمار ہو گی اور گویا یہ نجس کپڑوں میں طواف کرنے کی طرح ہے۔[2] اور نجس کپڑوں میں طواف کے متعلق بہارِ شریعت میں ہے کہ نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے، کفارہ نہیں۔[3]

نوٹ: یہ یاد رہے کہ ایسے نا سمجھ بچے کو اولاً بلاوجہ مسجد میں نہ لے جایا جائے کہ حدیثِ مبارک میں نا سمجھ بچوں کو مسجد میں لانے کی ممانعت ہے[4] اور اگر بچہ پیشاب وغیرہ کر دے تو پھر فوراً اسے مسجد سے باہر کر دیا جائے۔[5]

دورانِ طواف حجاب وغیرہ کھل جانے سے متعلق اہم باتیں

سوال: دورانِ طواف اگر سر سے دوپٹہ وغیرہ ہٹ جائے یا جسم کا کوئی ایسا حصہ جسے چھپانا

---

1. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص144۔ المسلک المتقسط، ص354
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1659
3. بہارِ شریعت، 1/1177، حصہ:6۔ فتاویٰ ہندیہ، 1/246
4. ابن ماجہ، 1/415، حدیث:750 ماخوذاً
5. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1659

ضروری ہو اس سے کپڑا ہٹ جائے اور توجہ نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دورانِ طواف سر سے حجاب اتر جائے، یا بقدرِ مانعِ نماز سِتر کھلا رہا (یعنی اتنا ستر کھلا جتنا کھلا ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوتی)، تو طواف اگرچہ ہو گیا، مگر واجب ترک ہوا اور کفارہ بھی لازم ہوا۔[1] لہٰذا جب تک مکہ مکرمہ میں ہو، اس طواف کا اِعادہ کرے یعنی یہ طواف دوبارہ کرے۔ اگر طواف کا درست طریقے پر اِعادہ کر لیا، تو لازم آنے والا کفارہ ساقط ہو جائے گا اور اگر بغیر اِعادہ کئے مکہ مکرمہ سے چلی گئی، تو بعض صورتوں میں دَم اور بعض صورتوں میں صدقہ لازم ہو گا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ طوافِ فرض یا طوافِ واجب مثلاً طوافِ زیارت، طوافِ عمرہ اور طوافِ وَداع میں سے کوئی طواف اس حالت میں کیا کہ ستر عورت بقدرِ مانع نماز کھلا رہا، تو اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم لازم آئے گا۔[2]

2۔ طوافِ نفل یا طوافِ سنت میں سے کسی طواف میں ستر عورت بقدرِ مانع نماز کھلا رہا تو اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں صدقہ لازم ہے۔[3]

دورانِ طواف کچھ پڑھنے سے متعلق اہم باتیں

سوال: کیا عورت طواف کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی تلاوت کر سکتی ہے؟

جواب: دورانِ طواف دیکھ کر یا بغیر دیکھے تلاوتِ قرآن کرنا جائز تو ہے، مگر افضل یہ ہے

---

1 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص164۔ البحر العمیق، 2/1139

2 در مختار و رد المحتار، 3/540، 541

3 بدائع صنائع، 2/310۔ طوالع الانوار، 4/36

کہ اس دوران ذکر و اذکار میں مشغول رہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے طواف کے دوران تلاوت کرنا ثابت نہیں اور مُتَوارِث طریقہ بھی یہی ہے کہ طواف کرتے ہوئے ذکر و دعا میں مشغول رہا جائے، فقہائے کرام نے اسی کو اَوْلٰی قرار دیا ہے۔[1] جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: طواف کرتے ہوئے ذکر کرنا تلاوت سے افضل ہے۔[2]

سوال: دورانِ طواف کچھ نہ پڑھا جائے بلکہ خاموشی سے طواف کیا جائے، تو کیا گناہ ہو گا؟

جواب: طواف کے دوران خاموش رہنے سے کچھ بھی لازم نہیں آتا، البتہ! ذکر و درود اور دعائیں پڑھنا بہتر ہے۔[3]

سوال: طواف کے دوران سب سے افضل ورد کیا ہے؟

جواب: اگر طواف وغیرہ میں ہر جگہ دُرُود شریف ہی پڑھتی رہیں تو یہ سب سے افضل ہے اور اِن شاءَ اللہ دُرُود و سلام کی بَرَکت سے بِگڑے کام سنور جائیں گے کہ ایک روایت کے مطابق اللہ پاک ایسا کرنے والی کے سب کام بنا دے گا اور اس کے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔[4]

سوال: خواتین دورانِ طواف تلبیہ پڑھیں گی یا نہیں؟

جواب: طواف کے دوران تلبیہ نہیں کہیں گی، بلکہ طواف کے پہلے استلام سے پہلے ہی تلبیہ پڑھنا چھوڑ دیں۔[5]

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Nor-12306
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Nor-12306۔ فتاویٰ ہندیہ، 1/227
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1429
4. ترمذی، 4/207، حدیث: 2465۔ فتاویٰ رضویہ، 10/740۔ رفیق المعتمرین، ص 41
5. رفیق المعتمرین، ص 26

سوال: خواتین کتنی آواز سے لبیک و تسبیح کریں؟

جواب: خواتین جب بھی لَبَّیْك کہیں دھیمی آواز سے کہیں اور یاد رکھیں کہ علاوہ حج و عمرہ کے بھی جب کبھی جو کچھ پڑھیں تلفُّظ کی ادائیگی میں اتنی آواز لازمی ہے کہ اگر بہرا پن یا شُور وغُل نہ ہو تو خود سن سکیں۔[1]

سُوال: نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر طواف کرنا کیسا؟

جواب: بچنا مناسب ہے۔[2]

سوال: کیا خواتین طواف یا سعی کے دوران تھکن کی وجہ سے کچھ دیر آرام کر سکتی ہیں؟

جواب: طواف اور سعی کے پھیرے لگانے میں ان کا پے در پے ہونا سنت ہے اور بلا عذر ان میں فاصلہ کرنا مکروہ ہے۔ عذر سے مراد وضو کرنا یا جماعت کا وقت ہو جانا یا جنازہ آجانا یا پیشاب پاخانہ کی حاجت ہونا یا تھک جانا ہے۔ لہٰذا اگر طواف یا سعی کے چند چکر لگانے کے بعد تھکاوٹ محسوس ہوئی اور کچھ دیر آرام کر لیا پھر جہاں سے سعی یا طواف چھوڑا تھا وہاں سے دوبارہ شروع کر دیا تو جائز ہے، البتہ اگر بہت زیادہ فاصلہ کر دیا ہو تو شروع سے کرنا مستحب ہے۔[3]

سوال: طواف کرتے وقت باتیں کرنا کیسا ہے؟

جواب: طواف کے دوران دینی بات کرنے اور حاجت کی دنیاوی بات حاجت کے مطابق

---

1. رفیق المعتمرین، ص27
2. رفیق الحرمین، ص276، ص140
3. ذوالحجۃ الحرام کے 78 مضامین، ص50

کرنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ! بغیر حاجت دنیا کی باتیں کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[1]

پیدل یا سواری پر طواف کرنے سے متعلق اہم باتیں

سوال: اگر کوئی عورت کسی عذر و مجبوری کے بغیر صرف سہولت و آسانی کے لئے یا تھکاوٹ سے بچنے کے لئے ویل چیئر وغیرہ پر بیٹھ کر طواف کرے، تو اس کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: کسی صحیح عذر کے بغیر صرف سہولت و آسانی کے لئے یا تھکاوٹ سے بچنے کے لئے کسی بھی قسم کی سواری پر طواف کرنا یا کسی کی گود و کندھے وغیرہ پر سوار ہو کر کرنا، جائز نہیں، کیونکہ جسے کوئی عذر نہ ہو، اس کے لئے پیدل چل کر طواف کرنا واجب ہے۔[2] چنانچہ اب بغیر کسی عذر کے کسی کے کندھے پر سوار ہو کر یا کسی کی گود میں بیٹھ کر یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر یا گھسٹ کر یا کسی بھی ایسی صورت میں طواف کیا کہ جس میں پیدل چل کر طواف کرنا نہیں پایا گیا تو دم لازم ہو گا۔ اگر اسلامی بہن نے اس طواف کا پیدل چل کر اِعادہ کر لیا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔[3]

سوال: پیدل طواف نہ کرنے میں کون سی باتیں شرعاً عذر مانی جاتی ہیں؟

جواب: شرعی طور پر پیدل طواف نہ کر سکنے سے مراد ایسی کمزوری یا بڑھاپا یا درد یا بیماری ہونا ہے کہ جس کی وجہ سے چلنے کی طاقت نہ رہے اور جب کوئی ایسی مجبوری نہ ہو، تو طواف بہر صورت پیدل ادا کرنا ہی واجب ہے۔[4]

---

1. ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون / جولائی 2018، ص 13
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Aqs-2461
3. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص 141
4. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Aqs-2461

استلام کے متعلق مسائل

سوال: دورانِ طواف کیا ہر چکر میں استلام کے لئے کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا ہو گا یا رخ کئے بغیر بھی صرف ہاتھوں کے اشارے سے استلام کرنا کافی ہے؟

جواب: حجرِ اسود کا استلام سنت ہے، طواف کے شروع اور پھر ہر چکر کے آخر میں حجرِ اسود کا استلام تب کیا جاتا ہے، جب حجرِ اسود طواف کرتے وقت بالکل سیدھ میں ہو۔ طواف کے شروع میں حجرِ اسود کی طرف منہ (یعنی سینہ) کرنا سنت اور ہر چکر کے آخر میں حجرِ اسود کی طرف منہ کرنا مستحب ہے۔[1] لیکن اگر کسی نے طواف کے شروع اور آخر میں استلام کیا (اور بیچ میں نہ کیا)، تو یہ بھی کافی ہو گا۔[2]

سُوال: خواتین استلام کے لئے حجرِ اسود کے سامنے ہاتھ کہاں تک اٹھائیں؟

جواب: خواتین استلام کے لئے نماز کی طرح کندھوں تک ہاتھ اُٹھائیں گی۔[3]

طواف کے نوافل

سوال: طواف کے بعد طواف کے نوافل ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: طواف یعنی کعبہ شریف کے گِرد سات چکر بہ نیتِ عبادتِ طواف لگانے پر دو رکعت نمازِ طواف پڑھنا واجب ہے، چاہے وہ کوئی بھی طواف ہو (یعنی عمرہ وحج کا طواف ہو یا نفلی)۔[4] ادا نہ کئے تو مرتے دم تک وہ نماز اس کے ذمہ لازم رہے گی۔ اس کے چھوڑنے پر

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1840
2. المسلک المتقسط، ص144، 146، 176
3. فتاویٰ حج وعمرہ حصہ: 1، ص127۔ رفیق الحرمین، ص275
4. ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی / اگست 2018ء، ص 11

دم لازم نہیں ہوتا ہے، نہ دم کے ذریعہ بَری ہو سکتی ہیں۔[1] لہٰذا اپنے گھر میں یا کسی بھی جگہ پر اوقات مکروہہ کے علاوہ کسی بھی وقت ادا کرلیں، آپ بَرِی الذمہ ہو جائیں گی۔[2]

سوال: طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھے بغیر دوسرا طواف کرنا کیسا؟

جواب: اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا واجب ہے اور ان دو رکعتوں کے درمیان موالات (یعنی دو رکعتوں کا طواف کے فوراً بعد ادا ہونا) سنت ہے، لہٰذا مکروہ اوقات کے علاوہ ایک طواف کی رکعتیں ادا کئے بغیر دوسرا طواف کرنا، مکروہ اور خلافِ سنت ہے، کیونکہ اس سے طواف اور دو رکعتوں کے درمیان مَوَالات کی سنت کا ترک لازم آئے گا، البتہ اس کی وجہ سے کوئی دم یا کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ ہاں! اگر مکروہ وقت ہو تو بغیر دو رکعت پڑھے دوسرا طواف کرنا بلا کراہت جائز ہے۔[3]

سوال: مکروہ وقت میں طواف کے نفل پڑھنا کیسا؟

جواب: تین مکروہ اوقات (یعنی سورج طلوع ہونے کے بعد اور غروب ہونے سے پہلے تقریباً 20-20 منٹ اور ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہارِ شرعی سے لے کر سورج ڈھلنے تک، جسے عوام زوال کا وقت کہتی ہے) میں طواف کے بعد والی دو رکعت نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ ان اوقات میں یہ نماز ادا ہی نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اگر کسی نے ان اوقات میں یہ نماز پڑھی تو وہ گنہگار ہوگی اور ساتھ ہی واجب ذمہ پر باقی رہے گا، لہٰذا اس پر لازم ہوگا کہ وہ کسی مباح وقت میں اس نماز کو دوبارہ ادا کرے۔ جبکہ نمازِ فجر کے پورے وقت میں اور نمازِ عصر کے فرض پڑھ

---

1. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص167-المسلک المتقسط، ص155
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Kan-17765-Web-1755
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Kan-17765

لینے کے بعد (اگرچہ ابھی مکروہ وقت شروع نہ ہوا ہو) یہ نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا اگر کسی نے شروع کر دی، تو اس پر لازم ہو گا کہ نماز کو توڑ کر دوبارہ مباح وقت میں ادا کرے۔[1]

سوال: عورتیں طواف کے دو نفل کہاں ادا کریں؟

جواب: عورتوں کے لئے بھی اگرچہ مستحب یہی ہے کہ مقامِ ابراہیم پر نفل ادا کریں، لیکن اگر مقامِ ابراہیم پر رش کے سبب مَردوں سے جسم چھونے یا ٹکراؤ اور اِختلاط (Mixing) کا اندیشہ ہو تو وہاں یہ نوافل مقامِ ابراہیم پر ادا نہ کریں، بلکہ ایسی جگہ ادا کریں جہاں مردوں سے ٹکراؤ اور مس کا اندیشہ نہ ہو۔[2]

سوال: اگر کوئی عورت طواف کے نوافل پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر کیا کرے؟

جواب: اگر طواف کے نوافل حرمِ پاک میں پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر انہیں پڑھ لے، خواہ ابھی تک مکہ شریف میں ہو یا اپنے وطن لوٹ چکی ہو، کیونکہ طواف کے نوافل بیرونِ حرم پڑھنے پر بھی ادا ہو جاتے ہیں مگر کراہتِ تنزیہی کے ساتھ۔[3]

سوال: کئی طوافوں کے بعد آخر میں سب کی نمازِ طواف پڑھنا کیسا؟

جواب: چند طواف کئے اور آخر میں سب کی الگ الگ دو رکعت ادا کیں تو ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے، البتہ طواف درست ہو گئے۔[4]

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: HAB-0462
2. درمختار و ردالمحتار، 3/630۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2020، ص 49
3. المسلک المتقسط، ص 156 ص 155۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جولائی / اگست 2018، ص 11
4. ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2024، ص 17

آبِ زم زم

سُوال: کیا عورت آبِ زم زم شریف بیٹھ کر نہیں پی سکتی؟ نیز اسے کھڑے ہو کر کیوں پیتے ہیں اور کھڑے ہو کر پینے میں کیا حکمتیں ہیں؟

جواب: آبِ زم زم شریف بیٹھ کر پینا بھی جائز ہے البتہ کھڑے ہو کر پینا مستحب اور کارِ ثواب ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آبِ زم زم شریف کو کھڑے ہو کر پیا۔[1] تو کھڑے ہو کر پینا ہمارے لئے سنت ہو گئی اور یہ سب سے بڑی حکمت ہے۔ اگر کھڑے ہو کر پئیں تو یہ پورے جسم میں سرایت کرتا ہے اور اس میں شفا ہے۔[2]

سوال: کیا خواتین آبِ زم زم سے چائے بنا سکتی ہیں؟

جواب: بالکل بنا سکتی ہیں، ان شاء اللہ برکت بڑھ جائے گی۔[3]

سُوال: آبِ زم زَم سے وُضو و غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی اور پانی میسر نہ ہو اور صرف آبِ زم زم ہو تو نماز کے لئے آبِ زم زم سے وضو کرنا ہو گا اور اس صورت میں تیمم کرنا جائز نہیں۔ یاد رکھئے! آبِ زم زم سے وُضو اور غسل بلا کراہت جائز ہے اور اِس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس مسئلے کو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے فتاویٰ رضویہ میں نقل فرمایا ہے۔[4]

---

1. مسلم، ص862، حدیث:5280
2. کیا جنات غیب جانتے ہیں؟، ص2
3. آب زم زم سے چائے بنانا کیسا؟، ص1
4. فتاویٰ رضویہ، 2/452۔ چور بازار سے چیزیں خریدنا کیسا؟، ص26

سوال: آبِ زم زم سے استنجا کرنا کیسا؟

جواب: (آبِ زم زم سے) اِستنجا مکروہ اور نَجاست دھونا گناہ۔[1]

سوال: کیا خواتین مسجدِ حرام کے اندر سے آبِ زم زم بھر کر لا سکتی ہیں؟

جواب: آبِ زم زم مسجد الحرام کے اندر سے نا بھریں۔ہاں! باہر جو نل لگے ہیں وہاں سے بھر سکتی ہیں۔

سُوال: کفن کو آبِ زم زَم سے دھو کر اپنے یا کسی کے لئے رکھنا کیسا ہے؟

جواب: کفن کو آبِ زم زَم سے دھو کر اپنے اور والدین وغیرہ کے لئے رکھنا جائز ہے۔[2] بلکہ کفن کو آبِ زم زم میں بھگو کر لانا اچھا ہے کہ اس طرح مکے مدینے کی ہوائیں بھی اِسے چوم لیں گیں۔ نِچوڑنے میں یہ احتیاط کرنی مناسب ہے کہ اس مقدس پانی کا ایک قطرہ بھی گر کر نالی وغیرہ میں نا جائے، (اسے) کسی پودے وغیرہ میں ڈال دینا چاہیے (آبِ زم زم اپنے وطن میں بھی چھڑک سکتی ہیں)۔[3]

سوال: کیا آبِ زم زم سے میت کو غسل دینا جائز ہے؟

جواب: اس میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے۔ہمارے (احناف کے) نزدیک حدثِ حکمی خواہ غسل کی صورت میں ہو یا وضو کی صورت میں، اس کو زمزم کے پانی سے دور کرنا بلا کراہت جائز ہے جبکہ نجاست کو زمزم کے پانی سے دور کرنا جائز نہیں ہے۔پس راجح اور تحقیقی قول

---

1. وضو کا طریقہ، ص10
2. چور بازار سے چیزیں خریدنا کیسا؟، ص30
3. رفیق الحرمین، ص30

کے مطابق تو آبِ زمزم سے میت کو غسل دینا بلا کراہت جائز ہے لیکن جب عامہ مشائخ میت کو نجس مانتے ہیں تو احتیاط اسی میں ہے کہ زمزم کے پانی سے میت کو اولاً غسل نہ دیا جائے بلکہ اولاً دوسرے پانی سے میت کو مکمل غسل دے دیا جائے پھر غسل دینے کے بعد بطور تبرک اس پر آبِ زم زم کا پانی ڈال دیا جائے۔[1]

سوال: آبِ زم زم سے متعلق دعا کی قبولیت کا وقت آبِ زم زم پینے سے پہلے کا ہے یا بعد کا؟

جواب: آبِ زم زم شریف کے متعلق دعا کی قبولیت کا وقت آبِ زم زم شریف پی لینے کے بعد کا ہے۔[2] لہٰذا آبِ زم زم شریف پی کر فوراً دعا کر لینی چاہیے، بلا وجہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔[3]

سُوال: حج یا عمرے سے آنے والی کچھ تعداد کھجور اور زم زم شریف میں ملاوٹ کر کے دوسروں کو دیتی ہے کیا یہ درست ہے؟

جواب: بول کر دینا چاہیے کہ آبِ زم زم میں ہم نے اتنا پانی باہر کا ملایا ہے۔ اگر آبِ زم زم زیادہ ہے تو بتا دیا جائے کہ آبِ زم زَم زیادہ ہے اور باہر والا پانی کم ہے تاکہ اس کو کھڑے ہو کر ہی پیا جائے۔ اگر آبِ زم زم کم ہے تب بھی ظاہر کر دیا جائے کہ اس میں باہر کا پانی زیادہ ہے اور آبِ زم زم کم ہے کہ صرف برکت کے لئے شامل کیا گیا ہے تاکہ اس کو بیٹھ کر پیا جائے۔ کھجوروں میں بھی بول دینا بہتر ہے کہ اس میں کھجوریں مکس ہیں ورنہ عوام عام

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1301
2. فضائل دعا، ص122
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-623

طور پر یہی سمجھتی ہے کہ مدینے کی کھجوریں ہیں۔اس خوف میں نہ رہیں کہ اگر بتا دیا تو Impression خراب پڑے گا کہ اس کا مطلب ہے دھوکا دینے کا ذہن ہے جو کہ بہت ہی رِسکی معاملہ ہے۔اگر کسی کو بولنے میں عار محسوس ہو تو یہ ترکیب کریں کہ کسی پرچے پر یہ ٹائپ کروالیں:"آبِ زم زم کم ہے اور سادہ پانی زیادہ ہے" یا اس کا اُلٹ لکھ دیں۔یوں ہی کھجوروں میں بھی کہ "کچھ کھجوریں مدینے شریف کی ہیں اور کچھ ہم نے یہاں سے مثلاً پاکستان یا ہند سے خریدی ہیں۔"یوں لکھنے میں شرم تو آئے گی مگر سب کو بولنا نہیں پڑے گا۔اگر کوئی خود کہے تو اس کو سمجھادیں کہ بہت سارے لوگوں کو دینی ہوتی ہیں اتنی کھجوریں اور پانی ہم کیسے لائیں کہ ہوائی جہاز میں بھی مخصوص مقدار لانے کی اجازت ہے جیسے پانی صرف پانچ لیٹر لاسکتے ہیں۔اگر یوں ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔[1]



1 الٹی جوتی سیدھی ناکرنا کیسا؟،ص59



سعی

اس حصے میں آپ پڑھیں گی:

- سعی میں طہارت سے متعلق سوال جواب
- تقصیر سے متعلق سوال جواب

سعی

سوال: اگر کسی نے سعی صفا کے بجائے مروہ سے شروع کی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سعی کو صفا سے شروع کرنا واجب ہے، لہٰذا اگر کسی نے مروہ سے سعی شروع کی تو پہلا پھیرا شمار نہیں ہوگا، اور اگر اُس پھیرے کا اعادہ نہ کیا تو ایک صدقہ لازم ہوگا۔ اگر اُس ایک پھیرے کا اعادہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔[1]

سوال: مکروہ وقت میں سعی کرنا کیسا؟

جواب: مکروہ اوقات میں سعی کر سکتی ہیں، اس میں حرج نہیں۔[2]

سوال: نفلی طواف کے بعد سعی کرنا کیسا؟

جواب: نفلی طواف کے بعد سعی نہیں کی جائے گی اس لئے کہ سعی صرف حج و عمرہ کے واجبات میں سے ہے، نفلی طواف کے بعد سعی مَشروع نہیں۔[3]

سوال: سعی میں تاخیر کرنا کیسا؟

جواب: عمرے کے طواف کے بعد سنت یہ ہے کہ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو فوراً طواف کی دو رکعتیں اور اس کے فوراً بعد سعی کی جائے، بلا عذر سعی میں تاخیر مکروہ ہے۔ ہاں! اگر تاخیر کسی عذر کی وجہ سے ہو مثلاً تھک چکی ہے، آرام کر کے سعی کرنا چاہتی ہے تو حرج نہیں۔ نیز

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1629
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر WAT-1605
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-345۔ ردالمحتار، 3/590

اگر کوئی بغیر عذر کے بھی تاخیر کرتی ہے تو سعی تب بھی درست ہو جائے گی اور اس پر دم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہو گا۔[1]

سوال: اگر خواتین سعی میں پہاڑ پر مکمل نہ چڑھیں تو کیا عمرہ ادا ہو جائے گا؟

جواب: اگر سعی کے ساتوں پھیروں میں صفا سے مروہ اور مَروہ سے صفا تک جانے میں بالکل آخر تک پہنچ جائیں کہ دونوں طرف پاؤں پہاڑیوں کے ساتھ لگالیں، اگرچہ اونچائی پر نہ چڑھیں، پھر بھی عمرہ ادا ہو جائے گا۔ کیونکہ سعی کے واجبات میں سے ہے کہ **صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا کی طرف جانے میں ہر بار پوری مسافت طے کرے**، پہاڑی پر چڑھنا واجبات میں سے نہیں ہے، لہٰذا پوری مسافت طے کر لی جائے اور پہاڑی پر نہ چڑھا جائے تو اس صورت میں بھی واجب ادا ہو جائے گا اور سعی درست ہو جائے گی۔[2] بلکہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھو کہ کعبہ معظمہ نظر آئے اور یہ بات یہاں پہلی ہی سیڑھی سے حاصل ہے۔[3]

سوال: وہیل چیئر یا کسی سواری پہ بیٹھ کر سعی کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: ”سعی میں پیدل چلنا واجب ہے جب کہ عذر نہ ہو، لہٰذا اگر سواری یا ڈولی وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلی بلکہ گھسٹتی ہوئی گئی تو حالتِ عذر میں معاف ہے اور بغیر عذر ایسا کیا تو دم واجب ہے۔[4] بلا عذر پیدل سعی نہ کی تھی بعد میں اعادہ کر لیا تو

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2156
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2997
3. فتاوی رضویہ، 10/742، 743
4. بہارِ شریعت، 1/1109، حصہ: 6، کراچی۔ لباب المناسک، ص178

سعی کا اعادہ پیدل کرنے کی وجہ سے دم ساقط ہو جائے گا۔[1]

سوال: سعی میں میلین اخضرین (سبز میلوں یعنی وہ جگہ جہاں سبز لائیٹس لگی ہیں) کے درمیان جہاں مَرد دوڑتے ہیں، کیا عورتوں کو بھی وہاں دوڑنے کا حکم ہے؟

جواب: خواتین اس جگہ نہ دوڑیں، بلکہ چلتے ہوئے (سبز میلوں کے درمیان پڑھنے کی) دعا پڑھیں۔[2]

سوال: دورانِ سعی خواتین کا مردوں کی بھیڑ میں گھس جانا کیسا؟

جواب: خواتین یہاں بھی اور ہر جگہ مَردوں سے الگ تھلگ رہیں۔ اکثر نادان عورتیں بے دھڑک مَردوں میں جا گھستی ہیں، یہ سخت بے باکی ہے۔[3]

سعی میں طہارت سے متعلق اہم باتیں

سوال: اگر کسی نے بے وضو سعی کر لی، تو اس کی سعی ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: سعی کے لئے وضو شرط نہیں، لہٰذا اگر کسی نے بے وضو سعی کر لی، تو بھی ہو جائے گی اور کوئی کفارہ دم وغیرہ لازم نہیں ہو گا، البتہ مستحب یہ ہے کہ باوضو سعی کی جائے۔[4]

سوال: اگر عمرہ میں سعی کے دوران کسی کو حیض آجائے، تو وہ کیا کرے؟

جواب: سعی کے لئے طہارت شرط نہیں، لہٰذا اگر کسی کو دورانِ سعی حیض آجائے، تو وہ سعی

---

1. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص69۔ ردالمحتار، 3/ 665، 666
2. رفیق المعتمرین، ص82
3. رفیق المعتمرین، ص90
4. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1128

مکمل کر کے تقصیر کروالے، اس کا عمرہ مکمل ہو جائے گا۔[1] جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: سعی کیلئے طہارت شرط نہیں، حیض والی عورت اور جُنبی (بے غسلی) بھی سعی کر سکتی ہے۔[2]

تقصیر

سوال: خواتین کو عمرے کے بعد کتنے بال کٹوانے چاہئیں؟

جواب: خواتین کو چونکہ سر کے بال مونڈنا حرام ہے تو ان کے حق میں تقصیر متعین ہے کہ وہ تقصیر کروائیں یعنی کم از کم سر کے چوتھائی بال ایک پورے کے بقدر کاٹیں، اس میں احتیاط یہ ہے کہ پورے سے کچھ زیادہ کاٹ لیں تاکہ پورے کے بقدر بال کٹنے میں تردد نہ رہے۔[3]

سوال: اگر عورت سر سے چند بال ایک پورے کے برابر کاٹ لے تو کیا تقصیر ہو جائے گی؟

جواب: چند بال کاٹ لینا کافی نہیں، بلکہ کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے ہر بال انگلی کے ایک پَورے کے برابر کاٹنا لازم ہے۔ البتہ سنت یہ ہے کہ پورے سر کے بالوں کی تقصیر کی جائے۔[4]

سوال: اگر بال چھوٹے بڑے ہوں تو خواتین کس طرح تقصیر کروائیں؟

جواب: تقصیر میں کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے ہر بال کو انگلی کے ایک پورے کے

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1572
2. بہارِ شریعت، 2/1109، حصہ: 6
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-612
4. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-754

برابر کاٹنا لازم وضروری ہے، البتہ! اگر کچھ بال چھوٹے اور کچھ بڑے ہوں تو ایسی صورت میں لازم ہے کہ زیادہ سے زیادہ کی صورت اختیار کرکے اس بات کی یقین دہانی کرلیں کہ واجب تقصیر میں کسی طرح کی کوئی کمی نہ رہے۔[1] چنانچہ تقصیر کرتے وقت چوتھائی سر سے کچھ زیادہ حصے کے بال شامل کرلینا چاہیے تاکہ بال چھوٹے بڑے ہونے کی بناء پر یہ نہ ہو کہ چوتھائی سر کے کُل بالوں کی تقصیر نہ ہوسکے اور احرام سے باہر ہونے میں مشکلات پیدا ہوجائیں۔ خاص طور پر عورتوں کے بالوں میں چھوٹے بڑے بال بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ یا پھر ایک پورے سے زیادہ کاٹ لئے جائیں تاکہ چھوٹے بال بھی شامل ہوجائیں۔ جس کے بال چھوٹے بڑے ہوں اس کے لئے تو ان دونوں میں سے کسی ایک احتیاطی صورت پر عمل کرکے چوتھائی سر کے بالوں کی تقصیر کو یقینی بنانا ضروری ہے۔[2]

سوال: عمرہ مکمل ہونے کے بعد عورت اپنی رہائش گاہ پر آکر تقصیر کرسکتی ہے؟

جواب: تقصیر کا حدودِ حرم میں کرنا ضروری ہے۔ عموماً حج وعمرہ کی ادائیگی کے وقت رہائش گاہ حدودِ حرم میں ہوتی ہے۔ اگر رہائش گاہ حدودِ حرم میں ہی ہو تو وہاں تقصیر کرسکتی ہیں، اس کی شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔[3] جیسا کہ رد المحتار میں ہے: کسی نے حج یا عمرہ میں مقام حل میں تقصیر کروائی تو دم واجب ہوجائے گا کیونکہ تقصیر کے لئے شرعی اعتبار سے جگہ (حدودِ حرم) مخصوص ہے۔[4]

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1855
2. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص 118۔ المسلک المتقسط، ص 229
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-469
4. رد المحتار، 3/666۔ فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-469

سوال: عمرے کی تقصیر میں تاخیر کرنا کیسا؟

جواب: عمرے کی تقصیر کے لئے کوئی آخری تاریخ مقرر نہیں کہ تاخیر پر کوئی کفارہ لازم ہو، نیز تقصیر کے لئے وُجوبی وقت سعی کے بعد کا ہے۔[1] البتہ! یہ یاد رہے کہ عمرہ کرنے والی جب تک تقصیر نہ کرے گی اس وقت تک احرام سے نہ نکلے گی اور اس پر احرام کی پابندیاں باقی رہیں گی۔[2]

سوال: عمرہ کرنے کے بعد عورت اپنے بال خود کاٹ سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عمرہ کے تمام ارکان مکمل کرنے کے بعد عورت اپنے بال خود کاٹ سکتی ہے اور اس سے بھی کٹوا سکتی ہے جو احرام میں نہ ہو یا احرام میں تو ہو لیکن اس کے ارکان مکمل ہو چکے ہوں، تاہم جو احرام میں ہو اور اس کے ارکان مکمل ہوئے ہوں، نہ اس کے احرام سے باہر ہونے کا وقت ہوا ہو، تو اسے اپنے یا کسی اور کے بال کاٹنے کی اجازت نہیں۔[3]

سوال: کیا ہر بار عمرہ کرتے ہوئے بال کٹوانا لازمی ہے؟

جواب: جی ہاں! جتنی بار عمرہ کریں، ہر بار احرام کھولنے کے وقت تقصیر ضروری ہے۔[4]

سوال: اگر سعی ادا نہیں کی اور تقصیر کرا لی تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: عمرے میں سعی کا تقصیر سے پہلے ہونا واجب ہے۔[5] اگر عمرے کی سعی سے پہلے

---

1. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص 127
2. ذوالحجۃ الحرام کے 78 مضامین، ص 77
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1946
4. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-546
5. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص 65۔ المسلک المتقسط، ص 355

کسی نے تقصیر کرالی تو ایک دم دینا لازم ہو گا اور جو سعی چھوڑی تھی اس کا ادا کرنا بھی واجب ہو گا۔[1] یعنی دم دینا بھی ضروری ہے اور رہ جانے والی سعی کرنا بھی ضروری ہے، البتہ اب سعی کے لئے دوبارہ احرام باندھنا ضروری نہیں، بلکہ جب سعی سے پہلے تقصیر کروا کر احرام کھول لیا تو اب بغیر احرام کی پابندی کے ہی سعی کرلے۔[2]



1 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص127۔ المسلک المتقسط، ص175

2 فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Fsd-8236 ملخصًا

عمرہ سے متعلق
متفرق سوال جواب

عمرہ سے متعلق چند اہم مسائل

سوال: عمرہ کرنا سنت ہے یا مستحب، یا واجب ہے؟

جواب: صاحبِ استطاعت کے لئے زندگی میں ایک بار عمرہ کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔[1]

سوال: کیا عمرے کے لئے جمع کردہ رقم پر زکوٰۃ نکالنی ہوگی؟

جواب: اگر کچھ رقم جمع کر کے رکھی ہو اور اس پر زکوۃ کی دیگر شرائط (مثلاً قرض اور حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا اور نصاب کی مقدار ہونا وغیرہ) پائی جائیں تو اس پر سال بسال زکوٰۃ لازم ہو گی، اگرچہ وہ رقم حج یا عمرے کے لئے ہی کیوں نہ رکھی ہو۔[2]

سوال: کیا عمرہ کرنے والی پر بھی طواف وداع واجب ہے؟

جواب: طوافِ وداع صرف آفاقی حَجّیوں پر واجب ہوتا ہے جو حج کے بعد مکہ شریف سے رخصت ہوتے ہوئے کیا جاتا ہے، باقی کسی پر طواف وَداع واجب نہیں۔[3]

سوال: عورت عمرہ کے لئے حیض روکنے والی گولیاں کھا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں! استعمال کر سکتی ہے بشرطیکہ جسمانی طور پر کسی بڑے اور فوری ضَرَر (نقصان) کا سبب نہ بنیں اور اگر جسمانی طور پر کسی بڑے اور فوری ضَرَر کا سبب بنیں تو اجازت نہیں، کیونکہ قرآن پاک میں ہے: وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِۛ (پ2، البقرۃ:195)

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔[4]

---

1. فتح باب العنایۃ، 2/20۔ در مختار، 3/545
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2619۔ فتاویٰ رضویہ، 10/140 ماخوذاً
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1017
4. ذوالحجۃ الحرام کے 78 مضامین، ص77

سوال: کیا حدودِ حرم میں موجود کوئی عورت بغیر محرم کے عمرہ کر سکتی ہے؟

جواب: عورت کو محرم کے بغیر مسافتِ سفر شرعی پر جانا ناجائز و حرام ہے، بلکہ فی زمانہ بعض فقہا ایک دن کی مسافت سفر سے بھی منع کرتے ہیں اور ایک دن سے کم کی مسافتِ سفر کے لئے محرم کے بغیر جانا گناہ تو نہیں، جبکہ کسی قسم کے فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اور کامل پردے کی رعایت کے ساتھ نکلا جائے۔ اس لئے حدودِ حرم میں موجود کسی بھی عورت کے لئے مذکورہ شرائط کی رعایت کرتے ہوئے محرم کے بغیر عمرہ ادا کرنا جائز ہے۔ البتہ مناسب یہ ہے کہ محرم کے ساتھ ہی جائیں،[1] جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کو مقامِ تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنے کا حکم دیا تو ان کے بھائی حضرت عبد الرحمن کو ان کے ساتھ بھیجا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ لوگوں نے عمرہ کر لیا لیکن میں نے نہیں کیا۔ چنانچہ حضور صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے عبد الرحمن! اپنی بہن کو لے کر جاؤ اور مقامِ تنعیم سے انہیں عمرہ کروادو۔[2]

سوال: کیا ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرے ادا کر سکتی ہے یعنی جو میقات شریف سے احرام باندھ کر عمرہ کیا جاتا ہے کیا اس کے بعد دوبارہ کسی دوسری مسجد سے احرام باندھ کر عمرہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ ایک سفر میں ایک سے زیادہ مرتبہ عمرے کرنا، جائز بلکہ ثواب کا باعث

---

1 فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2303

2 بخاری، 1/512، حدیث: 1518

ہے، دوبارہ عمرے کی ادائیگی کیلئے مقامِ تنعیم یا جعرانہ وغیرہ حرم کی حدود سے باہر جاکر مزید عمرے کی نیت سے احرام باندھیں گی اور افضل یہ ہے کہ مقامِ تنعیم یعنی مسجد عائشہ سے باندھا جائے۔[1]

سوال: پہلا عمرہ کرنے کے بعد مزید عمرے کرنا افضل ہے یا نفلی طواف؟

جواب: جن اوقات میں عمرہ کرنا جائز ہے، ان میں نفلی عمرہ کرنا نفلی طواف سے افضل ہے، کیونکہ عبادات میں سے افضل عبادت وہ ہے، جس میں مشقت زیادہ ہو اور طواف کی بنسبت عمرہ کرنے میں وقت بھی زیادہ صرف ہوتا ہے اور مشقت بھی زیادہ ہے۔[2] حدیث میں ہے: ”اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا“ ترجمہ: عبادات میں سے افضل وہ ہے جس میں زحمت زیادہ ہو۔[3]

عمرہ ایصالِ ثواب کرنا یا کسی زندہ کے نام پر ادا کرنا

سوال: کیا عورت عمرہ کسی نامحرم کے نام پر کرسکتی ہے؟

جواب: کسی کے نام کا عمرہ کرنا یا عمرہ کرکے اس کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا شرعاً جائز ہے، چاہے دوسرا محرم ہو یا نامحرم کہ اصل میں یہ ایصالِ ثواب ہے اور کسی کو بھی اپنے نیک اعمال کا ثواب پہنچاسکتی ہے۔[4]

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1151
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Pin-6183
3. مقاصد حسنہ، 1/130۔ شرح طیبی، 4/401، تحت الحدیث: 2267
4. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-3298

تنبیہ: یاد رہے کہ کسی بھی نامحرم کے ساتھ رابطہ رکھنا، بے تکلفی سے باتیں کرنا، میل جول رکھنا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا نامحرم کے نام کا عمرہ کرنے میں کسی ناجائز صورت کا ارتکاب کرنے کی اجازت نہیں۔

سوال: اگر کسی کی طرف سے عمرہ کرنا ہو تو کیا عورت کو عمرہ کی نیت میں اس کا نام لینا ہو گا کہ فلاں کی طرف سے عمرہ کر رہی ہوں یا پھر اپنی طرف سے عمرہ کی نیت کرے اور اس کو ثواب پہنچا دے؟

جواب: دونوں طریقے درست ہیں کہ دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنا در حقیقت اسے عمرہ کا ثواب پہنچانا ہے۔ لہٰذا اگر کسی کی طرف سے عمرہ کرنا ہو، اس کا نام لے کر بھی نیت کر سکتی ہے: یا اللہ! میں یہ عمرہ فلاں بن فلاں کی طرف سے ادا کر رہی ہوں، اسے قبول فرما۔ یا پھر اپنی طرف سے عمرہ کر کے اسے ایصالِ ثواب بھی کر سکتی ہے۔[1]

سوال: کیا خواتین زندہ رشتہ داروں کی طرف سے عمرہ کر سکتی ہیں؟

جواب: کر سکتی ہیں۔ بحر الرائق میں ہے: اس میں کوئی فرق نہیں کہ عمل کا ثواب جس کے لئے ہدیہ کرے وہ وفات پا چکا ہو یا زندہ ہو۔[2] واضح رہے کہ یہ ایصالِ ثواب ہے، یہ ایک وقت میں تمام مسلمانوں کو بھی کیا جا سکتا ہے بلکہ بہتر یہی ہے کہ سب کو کیا جائے تاکہ سب ثواب پائیں، کسی ایک کو خاص کر کے بھی ایصالِ ثواب کرنے کی نیت سے اسی کی طرف سے عمرہ یا طواف کر سکتی ہیں، نام لینا ضروری نہیں۔ البتہ عمومی ایصالِ ثواب میں بعض

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1241
2. البحر الرائق، 3/106

بزرگوں کا خاص نام لے کر ایصالِ ثواب کرنا ان کے نام سے تَبَرُّک لینے کے لئے ہوتا ہے، ان کا نام لینے میں کوئی حرج نہیں، ورنہ بغیر ان کا نام لئے سب کی نیت کرنے سے بھی سب کو ایصالِ ثواب ہو جاتا ہے۔[1]

سوال: کیا یہ بات درست ہے کہ کسی کے نام کا عمرہ کیا تو اس پر عمرہ کرنا فرض ہو جائے گا؟

جواب: سب سے پہلے تو یہ واضح رہے کہ عمرہ کرنا سنت ہے، فرض نہیں۔ نیز اگر کسی اور کے ایصالِ ثواب کے لئے اس کی طرف سے عمرہ ادا کیا تو اس کی وجہ سے خود اس پر عمرہ کرنا لازم نہیں ہوتا۔[2]

سوال: کیا خواتین مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نفلی طواف کر سکتی ہیں؟

جواب: والدین یا دیگر مسلمانوں کے ایصالِ ثواب کے لئے کوئی بھی نیک کام مثلاً حج، عمرہ، طواف، نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ کر سکتی ہیں اور اُس عمل کا ثواب انہیں پہنچا سکتی ہیں، خواہ وہ زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں، لہٰذا اپنے مرحوم والدین کو ثواب پہنچانے کی نیت سے نفلی طواف کرنا صرف جائز ہی نہیں، بلکہ اچھا عمل ہے۔[3]

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1049
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-748
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Fsd-8878

حاضری مدینہ سے
متعلق سوال جواب

مدینے پاک سے متعلق مسائل

سوال: عمرہ پر جانے والی مدینہ شریف میں کتنے دن قیام کرے؟

جواب: عمرہ پر جانے والی کے لئے مدینہ شریف میں قیام کرنے کی کوئی خاص مدت لازم نہیں ہے۔ تاہم حدیثِ مبارک: "جو میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے کہ ان کے بیچ میں کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے لئے دوزخ سے آزادی، عذاب سے نجات اور نفاق سے آزادی لکھی جائے گی۔" کی فضیلت پانے کے لئے کم از کم آٹھ دن تک ضرور قیام کر لینا چاہیے کہ اس عرصے میں چالیس نمازیں پوری ہو جائیں گی۔ اس سے زائد جتنا عرصہ باذوق و باادب وہاں حاضر رہ سکیں بہتر ہے کہ ہر مسلمان کے لئے روضۂ اقدس کی بار بار زیارت بہترین نیکی و محبوب ترین عمل اور مدینہ طیبہ میں قیام ہر لحظہ سعادت مندی ہے۔[1]

سوال: کیا روضۂ رسول پر حائضہ عورت ناپاکی کی حالت میں حاضری دے سکتی ہے؟

جواب: عورت ناپاکی کی حالت میں ہو، تب بھی حاضری دے کہ اس کا حکم واجب کے قریب ہے۔ البتہ عورت کے لئے مخصوص ایام میں مسجد میں جانا حرام ہے، لہٰذا حیض (Periods) وغیرہ کی حالت میں جتنا حصہ مسجد شریف کا ہے مثلاً ریاض الجنۃ میں نہیں جا سکتی بلکہ مسجد کے باہر کھڑی ہو کر حاضری دے اور سلام عرض کرے یعنی بیرونی صحن گنبد شریف کی طرف سے حاضری دے اور صلاۃ و سلام عرض کرے۔[2]

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2883
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-2942

سوال: ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کرنے کے لئے دھکم پیل کرنا کیسا؟

جواب: ریاض الجنۃ میں نماز نفل کی ادائیگی بڑی فضیلت کا باعث ہے، لیکن وہاں جا کر نوافل پڑھنا لازم وضروری نہیں اور اس کے لئے دھکے دینا کہ جو دوسروں کی اذیت کا سبب ہو، ناجائز وگناہ ہے اور بالخصوص نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالی میں ایسا کرنا سخت بے ادبی ہے کہ یہ وہ بارگاہ ہے جہاں نوری فرشتے بھی انتہائی ادب سے حاضر ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر آسانی سے میسر ہو تو ریاض الجنۃ میں حاضر ہو کر نفل ادا کرلیں، ورنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سبز گنبد کے سامنے دُرود وسلام عرض کریں اور جہاں تک یہ بات ہے کہ دھکم پیل کے بغیر ریاض الجنۃ میں نفل پڑھنا ممکن نہیں، ایسا نہیں، بلکہ بھروسا رکھیں، ان شاء اللہ جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف سے اذن ہو گا، خود ہی اسباب پیدا ہو جائیں گے اور ادب کا خیال رکھتے ہوئے ریاض الجنۃ میں نوافل پڑھنا بھی نصیب ہو جائیں گے۔[1]

سوال: خاکِ مدینہ اپنے وطن لے کر آنا کیسا؟

جواب: "بطورِ تَبَرُّک" خاک مدینہ وطن میں لانا جائز ہے مگر مشورۃً عرض ہے کہ نہ لائی جائے۔ خاتم المحدثین حضرت سیدنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اکثر علما کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی خاک، اینٹ، ٹھیکری اور پتھر نہ اٹھائے۔ علمائے حنفیہ اور بعض شافعیہ جائز بھی کہتے ہیں۔ بہر صورت اگر تحفہ (مثل کچل وپانی وغیرہ)

[1] فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتوی نمبر: WAT-188

جس سے اہلِ وطن کو خوشی ہو بے تکلف ہمراہ لے تو بہتر ہے۔[1] سفر سے اہل و عیال کے لئے تحفہ لانا صحیح خبروں (یعنی حدیثوں) سے ثابت ہے۔ مدینہ منورہ کی خاک، اینٹ، ٹھیکری اور پتھر وغیرہ نہ اٹھانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں بھی حضور سے محبت کرتی ہیں بلکہ ہر مقدس مقام سے نسبت رکھنے والے کنکر و پتھر وغیرہ اس مقام سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتے جیسا کہ حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت علامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جمادات (پتھر اور پہاڑ وغیرہ) کے انبیائے کرام، اولیائے عُظام اور اللہ پاک کے مطیع و فرمانبردار بندوں سے محبت کرنے کے وصف (یعنی خوبی) کا انکار نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ کھجور کا تنا سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فراق (یعنی جدائی) میں رویا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے رُونے کی آواز بھی سنی۔ اسی طرح مکہ مکرمہ کا ایک پتھر حضور صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم پر وحی نازل ہونے سے پہلے سلام پیش کیا کرتا تھا۔ حضرت علامہ طیبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: احد پہاڑ اور مدینہ منورہ کے تمام اجزا سرکار صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور آپ سے جدا ہونے کی صورت میں آپ کی ملاقات کے لئے گریہ کرتے ہیں، یہ ایسی بات ہے کہ جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا، لہٰذا جائز ہونے کے باوجود مقاماتِ مقدسہ کی خاک اور کنکر وغیرہ تبرکات نہ اٹھائے جائیں یہی بہتر ہے۔[2]

---

1 جذب القلوب، ص226

2 سفر مدینہ کے متعلق سوال جواب، ص2 تا4۔ مرقاۃ المفاتیح، 5/626، تحت الحدیث: 2745

جرائم اور ان کے کفارے

اس حصے میں آپ پڑھیں گی:

- جرائم اور ان کے کفارے
- دم کے متعلق سوال جواب
- صدقوں کے متعلق سوال جواب

جرائم اور ان کے کفارے

احرام کی پابندیاں ترک کرنے کا موقع ہو یا واجبات چھوڑنے کے متعلق معاملہ ہو، شریعتِ مطہرہ نے عمرہ کے دوران ہونے والی غلطیوں پر حسبِ موقع مختلف طرح کے کفارے مقرر کئے ہیں:

عمرہ کے باب میں درج ذیل کفارے لازم ہوسکتے ہیں:

دَم: چھوٹے جانور مثلاً بکرے دنبے کو حرم میں قربان کرنا۔[1] اس میں نر، مادہ، دنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں۔[2]

ایک مٹھی اناج کا صدقہ: بہتر ہے کہ حرم میں ہو، ورنہ کہیں بھی کسی بھی ملک میں ہو سکتا ہے۔[3]

صدقہ فطر کی مقدار صدقہ: آج کل کے حساب سے صدقہ فطر کی مقدار 2 کلو سے 80 گرام کم گندم یا اس کا آٹا یا اُس کی رقم یا اُس کے دو گنے جَو، یا کھجور یا اس کی رقم ہے۔[4]

بہتر ہے کہ حرم میں ادا کیا جائے ورنہ کہیں بھی، کسی بھی ملک میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ نیز صدقے کا لفظ جب بھی بولا جائے زیادہ تر صدقہ فطر کی مقدار کے برابر ہی صدقہ

---

1. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص194
2. رفیق الحرمین، ص260
3. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص194
4. رفیق الحرمین، ص260

مراد ہوتا ہے۔[1]

روزے رکھنا: احرام کی پابندیوں میں جب خلاف ورزی غیر اختیاری طور پر کی جائے تو مخصوص تعداد میں روزے رکھنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔[2]

جُرمِ غیر اختیاری کی تعریف:

بیماری، سخت سردی، سخت گرمی، پھوڑے اور زخم یا جُوؤں کی شدید تکلیف کی وجہ سے کوئی جرم ہوا تو اسے "جرمِ غیر اختیاری" کہتے ہیں۔[3]

جرمِ غیر اختیاری میں ملنے والی دم کے متعلق رعایتیں:

جہاں دم کا حکم ہے وہ جرم اگر غیر اختیاری ہے تو اس پر چاہیں تو دم دیجئے، چاہیں تو ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک کر لیجئے:

1۔ چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دیجئے۔

2۔ چھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیجئے۔

3۔ تین روزے رکھ لیجئے۔

مذکورہ تینوں صورتوں میں سے کسی پر بھی عمل کرنے میں اختیار ہے کوئی بھی صورت اختیار کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔ (مگر پہلی دونوں صورتوں میں افضل یہ ہے کہ مساکین حرم کے ہوں)۔[4]

---

1. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص194
2. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص194
3. رفیق الحرمین، ص260۔ بہار شریعت، 1/1162، حصہ:6
4. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص196۔ طوالع الانوار، 4/175

جرمِ غیر اختیاری میں صدقے کے متعلق ملنے والی رعایت:

جرمِ غیر اختیاری ایسا ہو کہ جس میں صدقہ کا حکم ہے تو اختیار ہو گا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لیں۔[1]

اگر کفارے کے روزے رکھیں تو یہ شرط ہے کہ رات سے یعنی صبحِ صادق سے پہلے پہلے یہ نیت کرلیں کہ یہ فلاں کفارے کا روزہ ہے۔ان ”روزوں“ کے لئے احرام شرط ہے نہ ان کا پے درپے ہونا۔صَدَقے اور روزے کی ادائیگی اپنے وطن میں بھی کر سکتی ہیں، البتہ صدقہ اور کھانا اگر حرم کے مساکین کو پیش کر دیا جائے تو یہ افضل ہے۔دم کے جانور کا حرم میں ذبح ہونا شرط ہے۔شکرانے کی قربانی کا گوشت آپ خود بھی کھائیں،مال دار کو بھی کھلائیں اور مساکین کو بھی پیش فرمائیں، مگر کفارے یعنی ”دم“ وغیرہ کا گوشت صرف محتاجوں کا حق ہے، خود کھاسکتی ہیں نہ غنی کو کھلا سکتی ہیں۔[2]

دم کے متعلق سوال جواب

سوال: عمرہ میں جو دم واجب ہوتا ہے وہ اگر کوئی جانور لے کر زندہ ہی شرعی فقیر کو دے دیا جائے تو کیا اس سے دم پورا ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: حج و عمرہ میں جہاں دم کا ذکر ہے تو اس سے مراد جانور کو حدودِ حرم میں ذبح کرنا ہے، لہٰذا اس جانور کی قربانی ہونا ہی ضروری ہے، زندہ جانور صدقہ کرنے سے دم ساقط نہیں ہو گا، نیز یہ ذبح بھی حدودِ حرم میں ہی ہو گا تو کفایت کرے گا ورنہ نہیں۔[3]

---

1. 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، ص 196۔ بہار شریعت، 1/1162، حصہ:6
2. بہارِ شریعت، 1/1163، حصہ:6 ملخصاً۔ المسلک المتقسط، ص 401 تا 403 ملخصاً
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر:Aqs-994

سوال: جن خواتین پر دم لازم ہو اور وہ دم دینے پر قادر نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: جرمِ اختیاری کے ارتکاب پر جہاں دم واجب ہو، وہاں دم دینا ہی لازم ہوتا ہے، اس کے بجائے صدقہ یا روزے رکھنا کفایت نہیں کرتا، البتہ دم کی ادائیگی فی الفور (یعنی فوراً) لازم نہیں، بلکہ بعد میں بھی دیا جاسکتا ہے، لہٰذا اگر کسی کی فی الوقت دم دینے کی استطاعت نہیں، تو انتظار کریں، جب استطاعت ہو تو خود یا کسی معتمد فرد کے ذریعے حرم میں ایک جانور ذبح کروادیں، قرض لے کر دم کی ادائیگی کر سکتی ہوں تو قرض لے کر کریں۔ اگر زندگی میں دم ادا نہ کیا تھا کہ وفات کا وقت قریب آ گیا، تو وصیت کرنا واجب ہے، بغیر وصیت کیے فوت ہو گئی، تو گنہگار ہو گی۔[1] دم دینے پر قادر نہ ہونا، روزے رکھنے کا اختیار لینے کے لئے عذر نہیں، دم دینا متعذر (یعنی عذر کے سبب نادے سکے) ہو تو دم ذمہ پر باقی رہے گا۔[2] مناسکِ ملا علی قاری میں ہے: جب احرام کی حالت میں کسی نے کوئی ایسا کام کیا جس سے جنایت کامل ہو جائے مثلاً اس نے ایک پورے عضو کو خوشبو لگالی وغیرہ تو اگر اس نے کسی عذر کے بغیر ارتکابِ جرم کیا ہو تو اس پر معین و لازمی طور پر دم دینا واجب ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز اس کا بدل اصلاً نہیں ہو سکتی۔[3]

سوال: دم کی ادائیگی میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

جواب: دم کے لازم ہوتے ہی فوراً اس کی ادائیگی کرنا واجب نہیں ہوتا، بلکہ اس میں تاخیر کی بھی اجازت ہے، لہٰذا اگر کوئی حج و عمرہ کے مکمل ہونے کے بعد دم ادا کرے یا اپنے وطن

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Nor 9968
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Nor9968
3. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Nor9968۔ لباب المناسک والمسلک المتقسط، ص 391

واپس آکر کسی کے ذریعے حرم میں دم کی ادائیگی کروادے تو ایسی صورت میں بھی اس کا وہ دم ادا ہو جائے گا اور وہ گنہگار بھی نہیں ہو گی اور اس تاخیر سے اُس کے دیگر ارکان پر بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ البتہ افضل یہ ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے دم کی ادائیگی کر کے اُسے اپنے ذمہ سے ساقط کر دیں۔ نیز یہاں اس بات کا خیال بھی ضروری ہے کہ دم کی ادائیگی چونکہ حرم میں ہی ہونا ضروری ہے، حرم کے علاوہ کسی اور جگہ میں دم کی ادائیگی نہیں ہو سکتی، لہٰذا جس پر دم لازم ہو اُسے چاہئے کہ وطن واپس ہونے سے پہلے پہلے دم ادا کر دے کیونکہ وطن واپسی کے بعد عین ممکن ہے کہ کسی کے ذریعے حرم میں دم کی ادائیگی کی صورت نہ بن پائے۔[1]

سوال: دم کا جانور کہاں قربان کیا جائے گا؟

جواب: دم کے جانور کا حرم میں ذبح ہونا شرط ہے۔[2]

سوال: عمرہ میں لازم ہونے والے دم کا گوشت کون کھا سکتا ہے؟

جواب: دم کی قربانی کا گوشت خاص فقراء کا حق ہے، دم دینے والی پر اُس گوشت کو شرعی فقیر پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ قربانی کرنے والی خود اگرچہ فقیر ہو، اُس گوشت کو نہیں کھا سکتی، یونہی جو شخص شرعی فقیر نہ ہو اُسے بھی اُس گوشت کو کھانا جائز نہیں۔ البتہ اگر دم کی قربانی دینے والی وہ گوشت کسی شرعی فقیر پر صدقہ کر دے یا قصاب کے شرعی فقیر ہونے کی صورت میں قصاب ہی کو اجرت کے علاوہ میں وہ گوشت دے دے اور پھر یہ (یعنی جس

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1872
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Sar-7686

شرعی فقیر کو گوشت دیا وہ) کسی ایسے شخص کو جو شرعی فقیر نہ ہو، یہ گوشت ہبہ کر دے یا بیچ دے تو اب غیر مستحق کے لئے اس گوشت کا لینا اور اُسے کھانا جائز ہو گا اور اگر کسی نے دم کا گوشت کسی ایسے کو دیا جو شرعی فقیر نہیں تو شرعاً ایسا کرنا جائز نہیں، ایسا کرنے والیاں گنہگار ہیں ان پر توبہ لازم ہے اور ان پر اُس گوشت کی قیمت کا تاوان بھی لازم ہو گا جسے فقراء پر صدقہ کرنا لازم ہے۔[1]

سوال: کیا دم کے جانور کیلئے بھی اتنی عمر ہونا ضروری ہے جتنی قربانی کے جانور کیلئے ضروری ہوتی ہے؟

جواب: دم کے جانور میں بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور میں ہیں، جیسا کہ رفیق الحرمین میں ہے: دم یعنی ایک بکرا۔ (اس میں نر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں) یہ تمام جانور ان ہی شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں۔[2]

سوال: ایک عمرے کا دم ادا نہیں کیا اور دوسرا عمرہ کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے عمرہ صحیح طریقے سے ادا کیا ہے، تو محض پچھلے عمرہ میں لازم ہونے والے دم کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کے سبب اس عمرے میں کوئی حرج واقع ہو گا نہ اس تاخیر کے سبب کوئی دم لازم ہے، کیونکہ دم کے لازم ہوتے ہی فوراً اس کی ادائیگی کرنا واجب نہیں ہوتا، بلکہ اس میں تاخیر کی بھی اجازت ہے اور اس تاخیر کے سبب اس دوران ادا کیے جانے والے عمرے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ البتہ افضل یہ ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے دَم

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1825 ملخصاً
2. رفیق الحرمین، ص260 ملتقطاً

کی ادائیگی کر کے اسے اپنے ذمہ سے ساقط کر دیا جائے، لہٰذا چاہئے کہ جو پچھلے عمرے کا دم لازم ہے، اس کو جلد از جلد حرم شریف میں ادا کر دیں۔[1]

صدقوں کے متعلق سوال جواب

سوال: دوسرے ملک سے عمرہ پر گئی ہوئی خواتین عید الفطر کے موقع پر فطرہ کس ملک کے اعتبار سے اور کہاں ادا کریں گی؟

جواب: دوسرے ملک سے عمرہ پر گئی ہوئی خواتین کا فطرہ ان کی اجازت سے ان کے ملک میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے، البتہ! خیال رہے کہ ان کا فطرہ عرب شریف کے لحاظ سے ادا کیا جائے گا یعنی عرب شریف میں عید والے دن صدقہ فطر کے جتنے ریال بنتے ہیں، اپنے ملک کے حساب سے جو رقم بنے گی وہ اپنے ملک میں ادا کر سکتی ہیں۔[2]

سوال: حالتِ احرام میں لازم آنے والے صدقہ کی رقم کس جگہ کے اعتبار سے ادا کرنی ہو گی، عرب شریف کے اعتبار سے یا اپنے ملک کے اعتبار سے؟

جواب: حالتِ احرام میں لازم آنے والا صدقہ جہاں بھی دیں، قیمت اس مقام کے حساب سے دینی ہو گی، جہاں صدقہ ادا کرنے والی ادائیگی کے وقت خود موجود ہو۔ جیسا کہ فتاویٰ فقیہِ ملت میں ہے: ایامِ حج میں جو صدقہ واجب ہوتا ہے، اس میں اس مقام کی قیمت معتبر ہو گی، جہاں حجن صدقہ دے۔[3]

---

1. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: HAB-0448
2. فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: WAT-1049 ملخصًا
3. فتاویٰ فقیہ ملت، 1/359

اللہ سے ڈریئے!

بعض نادان خواتین جان بوجھ کر ”جُرم“ کرتی ہیں اور کفارہ بھی نہیں دیتیں۔ یہاں دو گناہ ہوئے، ایک تو جان بوجھ کر جرم کرنے کا اور دوسرا کفارہ نہ دینے کا۔ اس طرح کرنے والیوں کو کفارہ بھی دینا ہو گا اور توبہ بھی واجب ہو گی۔ ہاں! مجبوراً جرم کرنا پڑا یا بے خیالی میں ہو گیا تو کفارہ کافی ہے گناہ نہیں ہوا اس لئے توبہ بھی واجب نہیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جرم چاہے یاد سے ہو یا بھولے سے، اس کا جرم ہونا جانتی ہوں یا نہ جانتی ہوں، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں، اپنی مرضی سے کیا ہو یا دوسرے کے ذریعے کروایا ہو ہر صورت میں کفارہ لازمی ہے، اگر نہیں دیں گی تو گنہگار ہوں گی۔ جب خرچ سر پر آتا ہے تو بعض یہ بھی کہہ دیا کرتیں ہیں: ”اللہ پاک معاف فرمائے گا!“ اور پھر وہ دم وغیرہ نہیں دیتیں۔ اس طرح کرنے والیوں کو سوچنا چاہئے کہ کفارات شریعت ہی نے واجب کئے ہیں اور جان بوجھ کر ٹالم ٹول کرنا شریعت ہی کی خِلاف ورزی ہے جو کہ سخت ترین جرم ہے۔ بعض مال کی متوالی نادان خواتین، عُلَمائے کرام سے یہاں تک پوچھتی سنائی دیتی ہیں کہ صِرف گناہ ہے نا! دم تو واجِب نہیں؟ (مَعَاذَ اللہ) صد کروڑ افسوس! چند سِکّے بچانے ہی کی فکر ہے، گناہ کے سبب ہونے والے سخت عذاب کے استحقاق کی کوئی پروا نہیں، گناہ کو ہلکا جاننا بہت سخت بات بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہے۔ اللہ پاک فکرِ آخرت نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / مرتب	مطبوعہ
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****

کتبِ حدیث واصولِ حدیث

بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، م256ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1419ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، م 261ھ	دار الکتاب العربی بیروت 2013ء
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، م279ھ	دار المعرفہ بیروت 1414ھ
ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، م 273ھ	دار المعرفہ بیروت 1420ھ
مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل، م 241ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
المقاصد الحسنۃ	علامہ شیخ عبد الرحمٰن سخاوی، م 902ھ	دار الکتاب العربی بیروت

شروحاتِ حدیث

شرح الطیبی	امام شرف الدین حسین بن محمد طیبی، م 743	دار الکتب العلمیہ بیروت
مرقاۃ المفاتیح	علی بن (سلطان) محمد ہروی حنفی معروف ملا علی قاری، م 1014ھ	دار الفکر بیروت 1414ھ

فقہ واصولِ فقہ

البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، م970ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الجوھرۃ النیرۃ	امام ابو بکر بن علی حداد، م800ھ	کراچی
کتاب المبسوط	ابو بکر محمد بن احمد سرخسی حنفی، م490ھ	کوئٹہ

رد المحتار علی الدر المختار	علاؤالدین محمد بن علی حصکفی، م1088ھ	دار المعرفۃ بیروت 1420ھ
البحر العمیق	محمد ابن احمد ضیاء مکی حنفی، م854	مؤسسۃ الریان
الفتاویٰ الھندیۃ	ملا نظام الدین، م1161 وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت 1411ھ
بدائع الصنائع	امام علاء الدین ابی بکر بن مسعود حنفی 587ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
لباب المناسک	شیخ رحمۃ اللہ بن عبد اللہ السندی، م993ھ	کراچی
المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، م1014ھ	کراچی
ارشاد الساری	علامہ حسین بن محمد سعید عبد الغنی مکی، م1366ھ	کراچی
طوالع الانوار شرح الدر المختار	شیخ محمد عابد السندی الانصاری، م1257	مخطوطہ
فتح باب العنایۃ	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، م1014ھ	درالارقم
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی، م1340ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، م1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مجلس شرعی کے فیصلے	مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی	دار النعمان ہند
کتاب الایضاح فی مناسک الحج والعمرۃ	امام ابوزکریا محی الدین بن شرف نووی، م676ھ	دار البشائر الاسلامیہ بیروت
فتاویٰ فقیہ ملت	مولانا مفتی جلال الدین امجدی، م1422ھ	شبیر برادرز لاہور
فتاویٰ حج وعمرہ	مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی	جمیعت اشاعت اہل سنت
رفیق الحرمین	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
رفیق المعتمرین	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
مسافر کی نماز	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی

وضو کا طریقہ	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
27 واجبات حج اور تفصیلی احکام	مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی	کتبۃ المدینہ کراچی
مختصر فتاویٰ اہل سنت	مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فتاویٰ اہلسنت	دار الافتاء اہلسنت	دار الافتاء اہلسنت کی ویب سائٹ

تصوف و اخلاقیات

احیاء العلوم مترجم	ابو حامد محمد بن محمد غزالی، م 505ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
لباب الاحیاء	ابو حامد محمد بن محمد غزالی، م 505ھ	دار البیروتی دمشق

سیر و تاریخ و اسماء الرجال

جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، م 1052ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور
تاریخ ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی المعروف بابن عساکر، م 571ھ	دار الفکر بیروت 1415ھ

متفرقات

فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، م 1297ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ماہنامہ فیضان مدینہ	ماہنامہ فیضان مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ذو الحجۃ الحرام کے 78 مضامین کا مجموعہ	ماہنامہ فیضان مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کیا جنات غیب جانتے ہیں؟	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
آب زم زم سے چائے بنانا کیسا؟	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
چور بازار سے چیزیں خریدنا کیسا؟	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
الٹی جوتی سیدھی نا کرنا کیسا؟	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
سفر مدینہ کے متعلق سوال جواب	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! مگر ان کا جہاد وہ ہے جس میں لڑائی نہیں یعنی حج و عمرہ۔

(ابن ماجہ، 3/413، حدیث: 2901)

